نماز

کس کے پیچھے ادا کریں؟

مؤلف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

زاویہ پبلشرز

عرضِ مولف

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا جل جلالہ ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ اس پروردگار جل جلالہ کے ہم پر اتنے احسانات ہیں، جس کا ہم شمار نہیں کر سکتے۔ ہم اگر پیدائش سے لے کر موت تک بھی اپنا سر اس کریم پروردگار کی بارگاہ میں جھکا کر رکھیں تو بھی اس کی فقط ایک نعمت کا شکر نہیں بجالا سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رات دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کو پابندیٔ وقت کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ یہ وہی نماز ہے جسے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا، یہ وہی نماز ہے جو پروردگارِ عالم کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے اور دیدارِ باری تعالیٰ کا وسیلہ ہے۔

ہمیں جس طرح نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح جماعت کی پابندی کا بھی حکم دیا ہے اور وہ بھی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ہماری نمازیں برباد نہ ہوں کیونکہ جس شخص کا عقیدہ باطل ہوگا اس کے پیچھے نماز بھی باطل ہوگی کیونکہ جب بد عقیدہ اور گستاخ و بے ادب امام کی خود کی اپنی نماز نہیں ہوگی، تو اس کے پیچھے ہماری نماز کیسے ادا ہوگی؟

یاد رہے ایمان اور عقیدہ بنیاد ہے، اعمال اسکے ماتحت ہیں۔ اگر عقیدہ دُرست نہیں تو تمام عبادات مردود ہیں کیونکہ اگر کسی عمارت کی بنیاد ناقص ہو تو عمارت زمین بوس ہو کر نیست و نابود ہو جاتی ہے لہٰذا اگر کسی امام کا بنیادی عقیدہ درست نہیں تو اس کی عبادات بھی درست نہیں۔ ایسے بد عقیدہ اور بے ادب امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

زیر نظر کتاب میں ہم نے نہایت ہی آسان انداز میں سنّی حضرات کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہم کس کے پیچھے نماز پڑھیں؟ اور کس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں؟ بد مذہبوں کے عقائد نظریات، ہمارے اور ان کے درمیان واضح فرق اور ان کے اسلام دشمن کارنامے واضح کئے گئے ہیں تاکہ لوگوں پر ان کی اصلیت واضح ہو۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

نماز کی اہمیت

القرآن:۔

- ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقرر وقت پر فرض ہے۔ (سورۃ النساء: ۱۰۳)
- ترجمہ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہوئے ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہ پختہ دین ہے۔ (سورۃ البینہ: ۵)

حدیث شریف:۔

- حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے نماز کی پابندی کی اس کیلئے قیامت کے دن نماز نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل ہوگی اور اس کی نجات ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی۔ اس کیلئے نماز نہ نور ہوگی، نہ اس کے ایمان کی دلیل ہوگی، نہ اس کی نجات کا سامان ہوگی اور یہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون (اور اس کے وزیر) ہامان اور (مشہور مشرک) ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (بحوالہ: احمد، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان)
- معراج کی رات حضورِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک منظر یہ ملاحظہ فرمایا کہ کچھ مردوں اور عورتوں کے سروں پر فرشتے ضربیں لگاتے ہیں اور چوٹ سے ان کے دماغ اس طرح بہتے تھے جس طرح بڑی نہر بہتی ہو اور وہ دَرد سے چیختے ہوئے کہتے تھے، ہائے افسوس! ہائے ہلاکت! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا یہ لوگ بے وقت نماز پڑھتے تھے (وقت گزار کر قضا نماز پڑھتے تھے)۔ (بحوالہ: ملخص از درۃ الناصحین)

باجماعت نماز کی اہمیت

القــرآن:۔

- اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو، یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔ (سورۃ البقرہ:۴۳)

حـدیـث شـریـف:۔

- حضرت عبد اللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مدینہ منورہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رُخصت ہے کہ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کروں؟ فرمایا حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح سنتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا تو (باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے مسجد میں) حاضر ہو۔ (ابوداؤد، ج ا ص ۸۱)
- سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، انہیں جمع کیا جائے (اور آگ روشن کی جائے) اور پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے تو ان پر ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ (بخاری، ج ا ص ۸۹)

امام کیسا ہونا چاہئے؟

کسی شخص کے امام بننے یا کسی کو امام بنانے کیلئے جن شرائط کا ہونا ضروری ہے۔ ان سب میں سب سے اہم بنیادی اور اوّلین شرط اس کا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا ہے۔

- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو تم میں سب سے بہتر ہوں، انہیں امام بناؤ۔ (سنن کبریٰ، ج۳ ص۹۰)
- حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں، اگر تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے میں سے بہتر لوگوں کو امام بناؤ۔ (بحوالہ: ابن عساکر)
- امام سفیان ثوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس امام (کے عقیدے پر) اعتماد اور جو اہلسنّت سے ہو، اس کے پیچھے نماز ادا کریں۔ (بحوالہ: تذکرۃ الحفاظ، ج۱ ص۲۰۷)
- علامہ نووی شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فاسق کی اقتداء میں نماز مکروہ ہے اور جس کی بدعت (بد عقیدگی) کفر کی حد تک نہیں پہنچی اس کے پیچھے بھی نماز مکروہ ہے اور جس کی بدعت (عقیدہ و نظریہ) حدِ کفر تک پہنچی ہے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ (روضۃ الطالبین، ج۱ ص۴۵۹، مطبوعہ بیروت)
- امام زہیر بن البابی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، جب تجھے یقین ہو جائے کہ فلاں (امام) بدعتی ہے تو اس کے پیچھے جمعہ اور دوسری پڑھی ہوئی نمازوں کو دوبارہ پڑھ لے۔ (کتاب السنہ، ج۱ ص۱۲۹)
- امام اسماعیل بن محمد اصبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، محدثین عظام بدعتیوں (بدمذہبوں) کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں سمجھتے تھے تاکہ عوام الناس اسے دلیل بنا کر کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔ (بحوالہ: الحجۃ فی البیان المحجۃ و شرح عقیدہ اہل السنہ، ج۲ ص۵۰۸)
- امام ملا علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ بدمذہب کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (بحوالہ: شرح فقہ اکبر، ص۵)
- فقہ حنفی کی کتاب درِ مختار میں ہے، امامتِ نماز کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو فقط احکام نماز مثلاً صحت و فساد نماز سے متعلق مسائل سے زیادہ آگاہ ہو بشرطیکہ وہ ظاہری گناہوں سے بچنے والا ہو۔ (درِ مختار باب الامامۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۸۲/۱۔ فتاویٰ رضویہ، ج۶ ص۸۲۴۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور)

❖ کافی میں ہے، جو شخص سنت سے زیادہ واقف ہو، وہ امامت کیلئے بہتر ہوتا ہے مگر اس صورت میں نہیں جب اس کے دین پر اعتراض ہو۔

❖ بحر الرائق میں ہے، محیط وغیرہ میں تصحیح امامت اعمٰی کی کراہت اس بات سے مقید کی ہے کہ جب وہ قوم سے افضل نہ ہو اگر وہ افضل ہو تو اس کا امام بننا بہتر ہے۔ (بحر الرائق باب الامامۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۳۴۸۔ فتاویٰ رضویہ)

❖ امام محمد علیہ الرحمۃ نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے کہ اہل بدعت کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ (فتح القدیر باب الامامۃ، مطبوعہ مطبع نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۵۴۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۴۰۰)

❖ غیاث المفتی پھر مفتاح السعادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں سیدنا امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے، بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (شرح الفقہ الاکبر، خطبۃ الکتاب، مطبوعہ مصطفی البابی مصر، ص ۵۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۴۰۱)

❖ بحر الرائق میں ہے محیط، خلاصہ، مجتبیٰ وغیرہ میں ہے اس کی بدعت حدِ کفر تک نہ پہنچی ہو، اگر اس کی بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی۔ (بحر الرائق باب الامامۃ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱/۳۴۹۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۶۲۹)

❖ کبیری میں ہے کراہت کے ساتھ اس کی اقتداء اسی صورت میں جائز ہے، جب اس کا اعتقاد حدِ کفر تک نہ پہنچا دے، اگر وہ حدِ کفر تک پہنچاتا ہے تو بالکل اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی۔ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، ص ۵۱۴۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۳۳۹)

❖ کبیری شرح منیہ میں ہے، بدعتی کو امام بنانا بھی مکروہ ہے کیونکہ وہ اعتقاد کے لحاظ سے فاسق ہے اور ایسا آدمی عملی فاسق سے بدتر ہے کیونکہ عملی فاسق اپنے فسق کا اعتراف کرتا ہے اور ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہے۔ بخلاف بدعتی کے اور بدعتی سے وہ شخص مراد ہے جو اہلسنت وجماعت کے عقائد کے خلاف کوئی دوسرا عقیدہ رکھتا ہو۔ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، فصل فی الامامۃ، سہیل اکیڈمی لاہور، ص ۵۱۴۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۳۴۸)

بدمتی کون؟

علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ حاشیہ درِ مختار میں نقل فرماتے ہیں، جو شخص جمہور اہل علم وفقہ وسوادِ اعظم سے جدا ہو جائے، وہ ایسی چیز میں تنہا ہوا جو اسے دوزخ میں لیجائے گی تو اے گروہِ مسلمین! تم پر فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور اس کا حافظ وکار ساز رہنا موافقت اہلسنت میں ہے اور اس کا چھوڑ دینا اور غضب فرمانا اور دشمن بنانا سنیوں کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات دلانے والا گروہ اب چار مذہب میں مجتمع ہے، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی' اللہ تعالٰی ان سب پر رحمت فرمائے۔ اس زمانہ میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی جہنمی ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار، کتاب الذبائح مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، ۱۵۳/۴۔ فتاوٰی رضویہ، ص ۳۹۹)

بدمتیوں کی مذمت

ابو نعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، بدعتی لوگ تمام جہان سے بدتر ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، مروی از ابوسعید موصلی، مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت، ۲۸۹/۸۔ فتاوٰی رضویہ، ص ۶۷۴)

بیہقی کی حدیث میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ تعالٰی کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

امام دار قطنی وابو حاتم محمد بن عبد الواحد خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، اہل بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال، فصل فی البدع، مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت، ۲۱۸/۱۔ فتاوٰی رضویہ، ص ۶۷۴)

بدمتیوں کی نشانی

عقیلی و ابن حبان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار چن لئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی۔ تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا۔ (کتاب الضعفاء الکبیر (۱۵۳) احمد بن عمران الاخنسی، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱/۱۲۶۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۶۷۵)

بلکہ اسی حدیث میں روایت ابن حبان ان لفظوں میں سے ہے، یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (کنز العمال، الباب الثالث فی ذکر الصحابہ، حدیث ۳۲۵۲۹، مطبوعہ موسستہ الرسالہ بیروت، ۱۱/۵۴۰۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۶۷۶)

فرقۂ غیر مقلدین (اہلحدیث) جو کہ تقلید ائمہ دین (امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام مالک رحمہم اللہ) کے دشمن، مذاہبِ اربعہ (چاروں مذاہب، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) کو چوراہا بتائیں، ائمہ ہدیٰ کو احبار و رہبان ٹھہرائیں، سچے مسلمانوں کو کافر، مشرک اور بدعتی بتائیں۔ قرآن و حدیث کی آپ سمجھ رکھنا، ارشادات ائمہ (امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کو جانچنا، پرکھنا ہر عامی جاہل کا کام کہیں، بے راہ چل کر بے گاہ مچل کر، خدائے رحمٰن جل جلالہٗ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کردیں اور خدائے رحمٰن جل جلالہٗ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کہیں، ایسے لوگ گمراہ، بے دین، بدمذہب اور کائنات کی بدترین مخلوق ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں تعلیقاً اور شرح السنۃ امام بغوی و تہذیب الآثار امام طبری میں موصولاً وارد:

کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی اٰیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین (بخاری، کتاب استتابہ المعاندین باب قتال الخوارج والملحدین، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۱۰۵۱۔ فتاویٰ رضویہ، ص ۶۵۷)

یعنی حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خوارج کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق جانتے
کہ انہوں نے وہ آیات جو کافروں کے حق میں نازل ہوئیں، اٹھا کر مسلمانوں پر چسپا کردیں۔

بری اور ناجائز بدعتیں

چند وہ ناجائز کام یا بری بدعتیں ہیں جن کو قرآن وحدیث میں منع کیا گیا، جو دین سے ٹکراتی ہیں اور اسلام کے مزاج اور اصولوں کے خلاف ہیں۔ علمائے اُمت نوعیت کی وجہ سے بدعت سئیہ (بری بدعت) کو حرام اور مکروہ کی اقسام میں بھی تقسیم کرتے ہیں۔

- اسلامی قوانین کے نفاذ کی بجائے غیر اسلامی قوانین اور سسٹم کا نفاذ مثلاً پاکستان کا عدالتی نظام جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم ہے۔
- مسلم ممالک کے حکمرانوں کا ذاتی اقتدار کیلئے اسلام دشمن ممالک سے مدد حاصل کرنا یا مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا جیسے افغانستان اور عراق کے مسلمانوں کے خلاف مدد کی۔
- ایصالِ ثواب کو فرض، واجب یا لازم قرار دینا یعنی انہیں نہ کرنے کو یا دیگر ایام میں کرنے کو ناجائز، حرام اور گناہ قرار دینا، کوئی خود ساختہ اور غلط بات کسی سے منسوب کرنا۔
- عورتوں کا بے پردہ بن سنور کر خوشبو لگا کر گھومنا۔
- شادی بیاہ کے موقع پر مہندی، مایوں اور ستارے اور فضول خرچی جیسے کام کرنا۔
- عورتوں اور مردوں کی مشترکہ تقریبات کرنا، محلے یا بازار میں خواتین کا بے پردہ ہو کر خریداری کرنا۔
- درسِ قرآن، درسِ حدیث، جلسہ ٔ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نعت شریف اور صلوٰۃ وسلام کو ناجائز اور بری بدعت کہنا۔
- سود کو جائز، جہاد کو منسوخ قرار دینا، ارکانِ اسلام کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں سے کسی کو کم کر دینا۔
- میت پر احباب کی شاندار دعوتیں کرنا اور غریبوں کو ان سے یکسر محروم رکھنا۔
- مزارات اور پیر و مرشد کو سجدۂ تعظیمی کرنا (سجدۂ عبادت مسلمان ہرگز کسی کو نہیں کرتے) مزارات پر دیگر غیر شرعی کام بری بدعت اور حرام ہیں۔
- تعزیہ داری اور ماہِ محرم الحرام میں مختلف خرافات۔
- کسی مستحب ومباح بدعت پر خود ساختہ اور غیر شرعی پابندی لگانا۔
- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائز کردہ چیزوں کے متعلق اس کے بندوں میں شک پیدا کرنا اور ان پر عمل کرنے والے مسلمانوں کو شرک وبدعت کا مرتکب قرار دے کر دینِ اسلام سے از خود خارج کر دینا۔

- میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بزرگوں کے ایصالِ ثواب اور عرس کی تقاریب کو حرام کہنا۔
- صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہل بیت اطہار اور اولیاء کرام کو برا کہنا۔
- سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کیلئے سفر کرنے کو شرک اور حرام قرار دینا۔
- تقلید، تقدیر، واقعہ معراج اور احادیث کا انکار کرنا۔
- وسیلے کو ناجائز قرار دینا، حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا، جیسا کہ دیوبندی فرقے میں کوا کھانا ثواب قرار دیا گیا ہے۔
- نماز میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو برا اور شرک قرار دینا۔
- نذر و نیاز کو حرام قرار دینا۔
- سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبے اور مقام میں کمی کرنا۔
- سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنا۔
- سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات میں (اپنے زعم فاسد میں) عیب تلاش کرنا۔
- آئمہ مجتہدین کو برا کہنا اور ان پر طعنہ زنی کرنا۔
- حسینیت پر یزیدیت کو فوقیت دینا۔
- اُمت میں انتشار پھیلانے کیلئے چوتھے دن قربانی کرنا۔
- عیدین میں گلے ملنے کا عمل بدعت قرار دینا۔
- کسی بھی موقع پر جھوٹی رِوایات اور غلط نعتیہ اشعار پڑھنا۔
- بروج، ستاروں یا سیاروں کو مستقبل کی خبروں کے حصول کا ذریعہ سمجھنا۔
- چوتھائی سر کا مسح کرتے ہوئے گردن کے سامنے والے حصے کا مسح کرنا۔

یہ تمام بدعتِ سیئہ یعنی بری بدعتیں ہیں، ان کاموں سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے کیونکہ اس کے ارتکاب سے بندہ بدعتی اور حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔

گستاخ و بے ادب گروہ کی نشانیاں

حدیث شریف:۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن (کے گورنر کے فرائض انجام دے رہے تھے) تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چار لوگوں میں تقسیم کردیا۔ اقرع بن حابس حنظلی، عینیہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جس کا تعلق بنو کلاب سے تھا اور زید الخیر طائی جس کا تعلق بنو نبہان سے تھا۔ قریش اس بات سے ناراض ہوگئے اور کہنے لگے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے سرداروں کو عطا کردیا ہے اور ہمیں چھوڑدیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ان کی تالیف قلب کیلئے ایسا کیا ہے۔ پھر ایک شخص آیا جو گھنی داڑھی کا مالک تھا اس کے گال ابھرے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اونچی تھی اور اس نے سر منڈوایا ہوا تھا، وہ بولا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اِطاعت کرن کرے گا؟ کیا ایسا ہے کہ اس نے مجھے اہلِ زمین کیلئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین تسلیم نہیں کرتے پھر وہ شخص چلا گیا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی، لوگوں نے دیکھا کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ (قرآن مجید) ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ اہلِ اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑدیں گے، وہ لوگ اسلام سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے کوئی تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو پالیتا تو انہیں ضرور قتل کردیتا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا۔ (بحوالہ: مسلم شریف، ج ۱، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر ۲۳۴۷، ص ۸۰۶، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فائدہ:- آپ نے صحاح ستہ کی مایہ ناز کتاب مسلم شریف کی حدیث ملاحظہ فرمائی اس میں گستاخ و بے ادب گروہ کی جن نشانیوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:-

- رسولِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و ادب ان میں نہیں ہو گا۔
- گستاخ و بے ادب ٹولہ قرآن مجید بہت اچھا پڑھے گا مگر قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔
- نماز ایسی پڑھیں گے کہ مسلمان ان کی نمازوں کو دیکھ کر اپنی نمازوں کو حقیر (کم تر) جانیں گے۔
- جس نام نہاد مسلمان نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کی وہ کلمہ گو تھا، اس کی داڑھی گھنی تھی، اس کے گال ابھرے ہوئے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اونچی تھی، سر منڈا ہوا (گنجا) تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ایمان سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔
- اس گستاخ کی نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی جن میں یہ نشانیاں ہوں گی۔

نتیجہ:- معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ پڑھنے، اچھا قرآن مجید پڑھنے، روزے رکھنے، زکوٰۃ دینے، گھنی داڑھی رکھنے اور لمبی نمازیں پڑھنے اور تبلیغیں کرنے کے باوجود بندہ مومن نہیں بن سکتا کیونکہ ایمان کی بنیاد اور اساس اعمال نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و ادب ہے، اعمال اچھے ہوں، تعظیم و ادب نہ ہو تو سب کچھ بیکار ہے۔

نماز اچھی، زکوٰۃ اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

سوال:۔ تمام ہی مسلمانوں نے سجدہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کرنا ہے تو پھر آپ بد مذہبوں (وہابیوں، دیوبندیوں، شیعوں اور سعودیوں) کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب:۔ بے شک ہر کلمہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کرتا ہے لیکن کسی شخص کو امام مقرر کرنا اپنی نمازیں اس کے سپرد کرنے کے مترادف لہٰذا ہم اپنی نمازیں کسی ایسے شخص کے سپرد کریں جو گستاخِ رسول ہو، جب گستاخ امام کی خود کی نماز قبول نہیں ہوتی تو پھر ہماری گستاخ امام کے پیچھے نماز کیسے ہوگی؟

سوال:۔ یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ گستاخ امام کی اپنی نماز ادا نہیں ہوتی؟

جواب:۔ تمام اعمال کی بنیاد ایمان و عقیدہ ہے جس کا عقیدہ غیر اسلامی ہو، وہ مرتد ہے اور مرتد کی عبادت ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں قابلِ قبول نہیں۔

سوال:۔ آپ کو کیسے معلوم ہے کہ آپ کی نماز قبول ہو جاتی ہے۔

جواب:۔ الحمد اللہ! ہم اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی باادب مسلمان ہیں۔ ہم نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر تمام نیک ہستیوں کا ادب و احترام کرتے ہیں۔ کسی کی شان میں بے ادبی و گستاخی نہیں کرتے حتیٰ کہ اہل اللہ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم و ادب کرتے ہیں۔

الحمد للہ! ہمارا ایمان کامل ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ وہ ہماری نمازوں کو شرفِ قبولیت بخشے گا جہاں تک قبولیت کا تعلق ہے تو دنیا کا کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری نماز سو فیصد قبول ہی ہے۔

مگر بد عقیدہ، بدمذہب اور گستاخ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی تو احادیثِ مبارکہ میں سخت ممانعت ہے۔

سوال:۔ وہ کون سی حدیث ہے جس میں بد مذہب، بد عقیدہ اور بے ادب شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے؟

جواب:۔ صحاح ستہ کی کتاب ابوداؤد شریف میں حدیث موجود ہے۔

گستاخ کو امام مت بناؤ

حدیث شریف:۔

صالح بن خیوان نے حضرت ابوسہلتہ السائب بن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ امام احمد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے چنانچہ جب وہ فارغ ہوگیا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے۔ اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو (صحابہ کرام نے نماز پڑھنے سے) منع کر دیا اور اسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بتایا۔ چنانچہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔۔۔۔۔ ہاں اور میرے خیال میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔۔۔۔ بے شک تم نے (کعبہ کی طرف تھوک کر) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔ (بحوالہ: ابوداؤد، ج ۱، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر ۴۷۹، ص ۲۲۱، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ:۔ اس حدیث شریف میں مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں:۔

- گستاخ و بے ادب آدمی کو امام نہ بنایا جائے۔
- گستاخ و بے ادب امام چاہے باشرع، نمازی، روزہ دار، حافظِ قرآن مسلمان ہی کیوں نہ ہو، وہ اگر امامت کرائے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔
- جس امام نے اصل کعبہ کو نہیں بلکہ فقط کعبہ کی جانب (سمت) تھوک دیا، اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو اندازہ کیجئے جو امام، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و عظمت کے متعلق زبان درازی کرے، اس امام کے پیچھے کیسے نماز ہوسکتی ہے؟
- کعبہ کی سمت تھوکنا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے تو ذاتِ پاکِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب، حیات، نورانیت، اختیارات اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیز کی توہین اور بے ادبی کا مرتکب امام اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس قدر ناپسند ہوگا۔

گستاخِ رسول کو مسجد سے نکال دیا گیا

منافق لوگ مسجدِ نبوی شریف میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے مذاق اُڑاتے تھے۔ ایک دن کچھ منافق مسجدِ نبوی شریف میں اِکٹھے بیٹھ کر آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر حکم دیا کہ ان منافقین کو مسجدِ نبوی سے سختی سے نکال دیا جائے۔

حضرت ابو ایوب اور حضرت خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بن ودیعہ کو پکڑا۔ اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور گستاخ و بے ادب کو مسجدِ نبوی سے باہر نکال دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے اے خبیث منافق! تجھ پر افسوس ہے تو مسجدِ نبوی سے نکل جا۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن عمرو (منافق) کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا یہاں تک کہ وہ گر گیا۔ اس منافق نے کہا افسوس ہے اے دوست! تو نے مجھے سخت عذاب (دُکھ) دیا۔ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافق کے جواب میں فرمایا کہ (خدا تعالیٰ تجھے دفع کرے خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے۔ وہ اس سے سخت تر ہے۔ (سیرت ابن ہشام، ص۲۸۸)

نتیجہ:۔ جن منافقین کو مسجدِ نبوی سے نکالا گیا۔ وہ منافقین نماز پنجگانہ ادا کرنے کیلئے مسجدِ نبوی میں آتے تھے، روزے رکھتے تھے، کلمہ طیبہ پڑھتے تھے اور جہاد پر بھی جاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمارے جیسے ہیں۔ یوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ تھے۔ آج کل کے بھی بد مذہب بظاہر کلمہ گو، چہرہ پر داڑھی، نمازی، روزہ دار، حاجی، حافظ، قاری، تبلیغی اور دیندار نظر آتے ہیں مگر ان کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جیسے ہیں۔ ان بد مذہبوں میں شیعہ، قادیانی، دیوبندی، غیر مقلد اہلحدیث، توحیدی، سعودی وغیرہ سرفہرست ہیں۔

گستاخ و بے ادب امام کو قتل کردیا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرأت جہری یعنی بلند آواز والی نماز میں سورۂ عبس کی تلاوت کرتا مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا کہ تم ہمیشہ یہی سورت تلاوت کیوں کرتے ہو؟ کہنے لگا، مجھے خط آتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھڑکا ہے۔ اس گستاخی و بے ادبی پر امام کا سر قلم کردیا گیا۔

صاحب روح البیان حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتا چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورہ (سورۂ عبس) کی قرأت کرتا ہے تو آپ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس امام کا سر قلم کردیا چونکہ وہ شانِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادبی کے ارادے سے سورۂ عبس کی قرأت کرتا تاکہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کم ہوجائے، اسلئے نگاہِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔ (بحوالہ: تفسیر روح البیان، سورۂ عبس پارہ ۳۰، از امام اسماعیل حقی)

نتیجہ:۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ آج کا پھس پھسا مسلمان ہوتا تو کہتا کہ صاحب جو بھی ہے مسجد کے امام ہیں نا، کلمہ تو پڑھتے ہیں نا، حافظِ قرآن ہیں نا، مسلمان تو ہے نا، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ تمام باتیں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں جانتے تھے؟ ہم تمام مسلمانوں سے بہت زیادہ جانتے تھے کیونکہ ہمیں دین صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ملا لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ایمان تھا کہ شانِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بے ادبی اور گستاخی ایمان، اعمال اور ہر ہر نیکی کو برباد کردیتی ہے۔ اس لئے آپ نے ایک مسلمان امام کو نہیں بلکہ گستاخ و بے ادب کو قتل کیا اور جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امام کو قتل کیا تو کسی صحابی نے آپ پر اعتراض نہ کیا جس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گستاخ و بے ادب شخص امام تو کجا مسلمان کہلانے کا بھی حقدار نہیں۔

معلوم ہوا کہ جب گستاخ منصبِ امامت کے لائق نہیں تو اس کے پیچھے نماز کیسے ہوسکتی ہے۔

دیوبندیوں کے عقائد سے آگاہ کریں

(دیوبندی فرقے کے عقائد و نظریات ملاحظہ ہوں)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں لکھتا ہے کہ "پھر یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے"۔ (بحوالہ کتاب حفظ الایمان، ص ۸، کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند، مصنف: اشرف علی تھانوی)

مطلب یہ کہ (معاذ اللہ) سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو پاگل، جانوروں اور بچوں سے ملایا۔

عقیدہ: دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں لکھتا ہے کہ "اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ فرق نہیں آئے گا"۔ (بحوالہ کتاب تحذیر الناس، ص ۳۴، دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، مصنف: قاسم نانوتوی)

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا۔

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے۔ فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (بحوالہ کتاب براہین قاطعہ، ص ۵۱، مطبوعہ بلاڈھورا، مصنف: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی)

مطلب یہ کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک سے شیطان و ملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی۔

عقیدہ: نماز میں زِنا کے وَسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے آپ کو بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق کرنے سے زیادہ برا ہے۔ (بحوالہ کتاب صراطِ مستقیم، ص ۱۶۹، اسلام اکاڈمی اُردو بازار لاہور، مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

مطلب یہ کہ دیوبندی اکابر اسمٰعیل دہلوی نے نماز میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال مبارک کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا۔

عقیدہ:۔ دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جگہ لاالٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی توبہ واستغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے: "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے"۔ (حوالہ کتاب الامداد، ص ۳۵، مطبع امداد المطابع تھانہ بھون انڈیا، مصنف: اشرف علی تھانوی)

مطلب یہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا۔

عقیدہ:۔ دیوبندی مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب "بلغۃ الحیران" میں لکھا ہے کہ "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچالیا"۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ:۔ دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے کہ "رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں"۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب براہین قاطعہ، ص ۵۵، مصنف: خلیل احمد انبیٹھوی)

عقیدہ:۔ دیوبندی مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں"۔ (بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان تذکیر الاخوان، ص ۴۳، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی، مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ:۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہئے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، ص ۸۸)

عقیدہ:۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء باندھا کہ گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، ص ۵۳)

عقیدہ:۔ مولوی خلیل دیوبندی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر ۵۲ پر لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا کنہیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ:۔ مولوی خلیل دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۳۰ پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی ہے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ:۔ مولوی اشرف علی تھانوی مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹایا۔ (معاذ اللہ) (کتاب افاضات الیومیہ، ص ۳/۳۷، ۶۲، مصنف مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ:۔ انبیاءِ کرام اپنی اُمت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (بحوالہ کتاب تحذیر الناس، ص ۵، مصنف: مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی)

مطلب یہ کہ عمل اگر اُمتی زیادہ کرلے تو نبی سے بڑھ جاتا ہے۔ (معاذاللہ)

عقیدہ:۔ لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں اگر (کسی) دوسرے پر اس الفاظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ (بحوالہ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲ ص ۹، مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ:۔ محرم میں ذکرِ شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۳۵، مصنف: رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ:۔ دیوبندی پیشوا حسین احمد مدنی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک خاص علم کی وسعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (الشہاب ثاقب، ص ۹۱، مصنف: مولوی حسین احمد مدنی)

عقیدہ:۔ دیوبندی پیشوا بانیٔ دار العلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تصفیۃ العقائد صفحہ نمبر ۲۵ پر لکھتا ہے کہ دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیۃ العقائد، ص ۲۵/۲۸، مصنف: قاسم نانوتوی)

عقیدہ:۔ یہ عقیدہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، ص ۱۰، مولوی رشید گنگوہی)

عقیدہ:۔ نبی کو حاضر و ناظر کہے۔ بلاشک شرع اس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن، ص ۶، مصنف مولوی غلام اللہ خان دیوبندی پنڈی والا)

عقیدہ:۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یومِ ولادت منانا ایسا ہے جیسے ہندو کنہیا کے پیدائش کو ہر سال مناتے ہیں۔ (براہین قاطعہ، ص ۱۴۸، مصنف: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی)

عقیدہ:۔ جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور اگلے مشرکوں کی ہے۔ (یعنی پیغمبر کیلئے معجزہ ضروری نہیں)۔ (کتاب تقویۃ الایمان، ص ۱۶،۱۷، مصنف مولوی اسماعیل)

عقیدہ:۔ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت وحشر اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی نہ اپنا حال معلوم دوسروں کا۔ (تقویۃ الایمان، ص ۳۲، مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی دیوبندی)

عقیدہ:۔ یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اوّل، ص ۴۵، مصنف: اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ:۔ سہرا باندھنا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اوّل، ص ۳۲، مصنف: اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ:۔ علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔ (ایضاً)

عقیدہ:۔ چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی۔ (بہشتی زیور، حصہ آٹھواں، صفحہ ۴۰۲)

عقیدہ:۔ قبلہ وکعبہ کسی کو لکھنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۶۵)

عقیدہ:۔ عیدین میں (عیدالاضحیٰ) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۴۳)

عقیدہ:۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب امداد الفتاویٰ، جلد دوم، صفحہ ۲۹/۲۸ میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنّی کا نکاح ہو سکتا ہے لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے۔

عقیدہ:۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب الافاضات الیومیہ، ج ۴، ص ۱۳۹ پر لکھتا ہے کہ شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اس لئے اہل تعزیہ کی نصرت (مدد) کرنی چاہئے۔

آپ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں ملاحظہ کیں
اس کتاب کے متعلق دیوبندی اکابرین کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

- کتاب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۳۵۱)
- جو تقویۃ الایمان کو کفر اور مولوی اسمٰعیل کو کافر کہے وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ۳۵۶/۲۵۲)
- مولوی اسمٰعیل دہلوی قطعی جنتی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۵۲)

عقیدہ:- نذر و نیاز حرام ہے۔

عقیدہ:- پیر یا استاد کی برسی کرنا خلافِ سنت و بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۳۶۱)

عقیدہ:- بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۳۶۰)

عقیدہ:- اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۵۵)

عقیدہ:- اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے ہر انسانی نقص و عیب اس کیلئے ممکن ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

عقیدہ:- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ہیں۔

عقیدہ:- دیوبندیوں کے نزدیک یزید (امیر المومنین جنتی اور بے قصور) ہے۔ (رشید ابن رشید)

اکابر دیوبند کے تراجمِ قرآن ملاحظہ ہوں

(خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں)

❖ اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کا انکار:

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ (پ۴، سورۂ آل عمران:۱۴۲)

ترجمہ: حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح جالندھری دیوبندی)

ترجمہ: حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ کو (معاذ اللہ) بے خبر لکھا ہے جو کہ کفر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن "کنز الایمان" میں یوں کرتے ہیں:۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (امام اہلسنت)

❖ اللہ تعالیٰ کو مکر وفریب کرنے والا لکھا ہے:

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (پ۹، سورۂ انفال:۳۰)

ترجمہ: وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ: اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبد القادر)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو مکر وفریب کرنے والا لکھا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے الفاظ کا استعمال کفر نہیں ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس آیت کا ترجمہ "کنز الایمان" میں یوں کرتے ہیں:۔

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے۔ (امام اہلسنت)

❖ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے خبر اور بھٹکا ہوا لکھا:

وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (پ۳۰،سورۃ والضحیٰ:۷)

ترجمہ: اور آپ کو بے خبر پایا اور سو رستہ بتایا۔ (عبد الماجد دریابادی دیوبندی)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں مولویوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے خبر بھٹکا ہوا لکھا ہے اگر نبی بھولا بھٹکا اور بے خبر ہو گا تو پھر وہ اُمت کو کیا راستہ دکھائے گا نبی تو پیدائشی نبی اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ "کنز الایمان" میں یوں کرتے ہیں:۔

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (امام اہلسنّت)

❖ بھول جیسے عیب کی نسبت ربّ تعالیٰ کی طرف کی:

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ (پ۱۰،سورۃ توبہ:۶۷)

ترجمہ: یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی، ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

ترجمہ: وہ اللہ کو بھول گئے اللہ ان کو بھول گیا۔ (شاہ عبد القادر، شاہ رفیع الدین، مولوی محمود الحسن دیوبندی)

ان تمام دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کی جانب بھول کی نسبت کی، بھولنا ایک عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں:۔

ترجمہ کنز الایمان: وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ (امام اہلسنّت)

❖ **اللہ تعالیٰ ہنسی کرتا ہے:**

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ (پ ۱، سورہ بقرہ: ۱۵)

ترجمہ: اللہ ہنستی کرتا ہے ان سے۔ (شاہ عبد القادر)

ترجمہ: اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے۔ (شاہ رفیع الدین)

ترجمہ: ان منافقوں سے ہنسی کرتا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

ترجمہ: اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

امام اہلسنّت امام شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں:۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔ (امام اہلسنّت)

آپ حضرات نے ان دیوبندیوں کے تراجم کی جھلک ملاحظہ فرمائی آپ حضرات فیصلہ کریں! کیا ان لوگوں نے قرآن مجید کے تراجم میں خیانت نہیں کی؟ کیا ایسے لوگ اسلام کے چہرے کو مسخ نہیں کر رہے؟

کیا ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے؟

اہلحدیث (غیر مقلدین) کے عقائد سے آگاہ کریں

(غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے عقائد درج ذیل ہیں)

عقیدہ:۔ غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔ (بحوالہ دلیل الطالب، ص ۴۱۳، مصنف: نواب صدیق حسن خان اہلحدیث) ۔ (بحوالہ عرف الجاری، ص ۲۴۷، مصنف: نور الحسن خاں اہلحدیث)

عقیدہ:۔ اہل حدیث کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز نہیں۔ (بحوالہ کتاب عرف الجاری، ص ۲۵۷

عقیدہ:۔ اہل حدیث کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بحوالہ البنیان المرصوص، ص ۱۷۳)

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (بحوالہ کتاب دستور المتقی)

عقیدہ:۔ اہلحدیث وہابیوں کا امام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو سے زائد مسئلوں میں غلطی کی ہے۔ (بحوالہ کتاب فتاویٰ حدیثیہ، ص ۸۷

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بحوالہ کتاب ہدیۃ المہدی، ص ۱۱۰)

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک متعہ جائز ہے۔ (بحوالہ کتاب ہدیۃ المہدی، ص ۱۱۸)

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال حجت نہیں ہیں۔ (بحوالہ کتاب ہدیۃ المہدی، ص ۲۱۱)

عقیدہ:۔ امام الوہابیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی اپنی کتاب "اوضح البراہین" صفحہ ۱۰ پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار گرادینے کے لائق ہے، اگر میں اس کے گرادینے پر قادر ہو گیا تو گرادوں گا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ:۔ بانی وہابی مذہب محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (ماخوذ: حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب، ص ۴۳)

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذانیں دینی چاہیئے۔ (بحوالہ اسرار اللغت، پارہ دہم، ص ۱۱۹)

عقیدہ:۔ اہلحدیث امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد ابن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گالیاں دیتے ہیں۔

عقیدہ:۔ اہلحدیث اپنے سوا تمام مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین سمجھتے ہیں۔

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ بدعت ہے۔

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک چوتھے دِن کی قربانی جائز ہے۔

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک تراویح بارہ رکعت ہیں، بیس رکعت پڑھنے والے گمراہ ہیں۔

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک فقہ بدعت ہے۔

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک حالتِ حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی ہے۔ (بحوالہ روضہ ندیہ، ص ۲۱۱)

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک طلاق ہے۔

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں۔ (بحوالہ بدور الاہلہ، ص ۳۴۱)

عقیدہ:۔ اہلحدیث مذہب میں منی پاک ہے۔ (بحوالہ بدور الاہلہ، ص ۱۵، دیگر کتب بالا)

عقیدہ:۔ اہلحدیث مذہب میں مرد ایک وقت میں چاہے جتنی عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔ اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو۔ (بحوالہ ظفر اللہ رضی، ص ۱۴۲۔۱۴۱، نواب صاحب)

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (بحوالہ کتاب بدور الاہلہ، ص ۷۱)

عقیدہ:۔ اہلحدیث کے نزدیک اگر کوئی قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں، وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے، وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (بحوالہ دلیل الطالب، ص ۲۵۰)

یہ نام نہاد اہل حدیث وہابی مذہب کے عقائد و نظریات ہیں۔ یہ قوم کو حدیث حدیث کی پٹی پڑھا کر ورغلاتے ہیں، ان کے چند اہم اصول ہیں وہ اصول ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی اہل حدیث مذہب کے چند اہم اصول

اصول نمبر ۱:۔ ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے، چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔

اصول نمبر ۲:۔ غیر مقلدین اہلحدیث مذہب کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہدین کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے۔

اصول نمبر ۳:۔ تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے (چاہے وہ دین کے منافی ہو) اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کا اسٹیمپ لگا کر ماننے سے انکار کر دیا جائے جو حدیثیں اپنے مطلب کی ہیں، ان کو اپنا لیا جائے اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسانی کو پسند کرتا ہے تو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب ہمارے (نام نہاد اہلحدیث وہابی) مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑدیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا نیا مذہب قبول کرلیں گے۔ اس کے چند نمونے یہ ہیں:۔

- تراویح لوگ زیادہ نہیں پڑھ سکتے، تھک جاتے ہیں لہٰذا آٹھ پڑھا کر فارغ کر دیا جائے۔
- قربانی تین دن کی قصائی اور کام کاج کی مارا ماری کی وجہ سے چوتھے دن کی جائے یہ آسان ہے۔
- طلاق دے کر آدمی بے چارہ بدحواس پڑا رہتا ہے لہٰذا ایسی مشین تیار کی جائے کہ طلاقیں تین ڈالو باہر نکالو تو ایک طلاق نکلے۔
- بزرگوں کے معاملات قرآن کی تفسیریں ترقی یافتہ دور میں کون پڑھے بس اپنی من مانی کئے جاؤ قرآن تمہارے سامنے ہے۔

سوال:۔ سعودی عرب میں متعین مسجد حرام اور مسجد نبوی کے امام کے عقائد و نظریات کیا ہیں؟

جواب:۔ سعودی عرب میں متعین مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) اور مسجدِ نبوی کے امام کے عقائد و نظریات باطل اور گمراہ کن ہیں۔

سعودیوں نجدیوں کے نظریات اور کارنامے

اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں، مگر ان کے بنیادی عقائد و نظریات اور کارنامے درج ذیل ہیں۔

- اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم و توقیر شرک ہے۔ یعنی تعظیم و توقیر کرنے والے مشرک ہیں۔
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے جبکہ آلِ سعود سے نسبت رکھنے والی اشیاء کو محفوظ رکھا جائے۔
- جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانا شرک اور بدعت ہے، لہٰذا جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانے والے مسلمان سعودیوں کے نزدیک بدعتی اور مشرک ٹھہرے۔
- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پُر انوار بڑا بُت ہے اس کو بھی توڑ کر مسمار کر دیا جائے۔
- صحابہ کرام علیہم الرضوان خصوصاً حضرت عثمان، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، شہدائے اُحد و شہدائے بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اہلبیت اطہار خصوصاً حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امام حسن اور امام حسین کے صاحبزدگان، اُم المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارات کی بے حرمتی کی گئی، بعض مزارات پر کوڑا کرکٹ ڈالا گیا۔ ان کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ مزارت پر بلڈوزر چلائے گئے اور اس مذموم حرکت کو عین اسلامی قرار دیا گیا۔
- مقامِ ابراہیم کی تعظیم و توقیر سے روکا جاتا ہے اور اس کی تعظیم و توقیر کو حرام سے تعبیر دیا جاتا ہے۔
- مقدس مقامات کی زیارات سے روکا جاتا ہے اور اس کو شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔
- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کنواں، جعرانہ کا کنواں، بیرٗ غرس، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باغ اور میدان خاکِ شفا اور میدانِ بدر کو صرف اس وجہ سے بند کیا گیا تا کہ اہلِ عقیدت ان مقامات کی زیارت سے محروم رہیں۔

- مواجہ اقدس (سنہری جالیوں) پر کوئی شخص ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے تو فوراً سعودی رومال والا نجدی آتا ہے اور بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھلوادیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر جگہ شاہد و موجود ہے، جہاں بھی ہاتھ اُٹھا کر دعا کی جائے وہ سنتا ہے، اگر کوئی مسلمان مواجہ اقدس (سنہری جالیوں) پر سلام عرض کرنے کے بعد وہاں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرے تو فوراً سعودی نجدی آکر شرک شرک کے نعرے لگا کر ہاتھ نیچے کروا دیتا ہے۔

- جس بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ملائکہ احترام کرتے ہیں، اس مقام پر سعودی نجدی مولوی رومال پہنے تین افراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جان بوجھ کر پیٹھ کئے کھڑے ہوتے ہیں۔
- کوئی شخص اگر زیادہ دیر مواجہ اقدس کے سامنے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کھڑا ہو جائے تو سعودیوں نجدیوں کے الفاظ گستاخانہ ہوتے ہیں، وہ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو زور دار دھکا دیتے ہوئے بکواس کرتے ہیں کہ سلام کرو اور چلے جاؤ۔ یہاں کھڑے ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ یہاں سے تم کو کچھ نہیں ملے گا۔
- پورے سعودی عرب میں محفلِ نعت پر پابندی ہے جبکہ ہال میں فنکشن کرنے کی اجازت ہے۔
- "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کہنا سعودیوں کے نزدیک شرک ہے بلکہ یہ کہنے والا بدعتی اور مشرک ہے۔
- نذرو نیاز شرک ہے۔
- سعودی نجدی جب قرآن پڑھتے ہیں تو قرآن پڑھنے کے بعد اسی قرآن کو سر کے نیچے رکھ کر سو جاتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید ایک عربی کتاب کے سوا کچھ نہیں۔
- سعودی عرب کے اکثر لوگ بیت اللہ کے سامنے پاؤں پھیلا کر بیٹھتے ہیں۔ سمجھانے کے باوجود نہیں مانتے۔
- تعویذ کے سخت منکر ہیں، ایئرپورٹ پر اگر کسی شخص کا تعویذ نظر آجائے تو سعودی اسے زبردستی اُتروا کر اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔
- مزارات پر حاضری ان کے نزدیک شرک ہے، مزارات کی تعظیم کے سخت منکر ہیں۔
- سعودی نجدی حکومت کے قابض ہونے کے بعد سنہری جالیوں سے "یا محمّد ﷺ" مٹا کر اسے "یا مجید" کر دیا جو اَب بھی واضح نظر آتا ہے۔ یاد رہے کہ اس بات پر پوری دنیا کے علماء کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کو عداوت کی بنیاد پر مٹانا کفر ہے اور ایسا فعل کفار کا طریقہ ہے۔

سعودیوں نجدیوں کا حرمین شریفین پر قبضہ

اصل مسئلہ یہ ہے کہ برطانوی سامراج نے بیسویں صدی کے ربع اوّل میں "عرب قومیت" کا فتنہ جگا کر صیہونی منصوبہ کے تحت ترکوں کو جزیرۃ العرب سے باہر نکالا تھا جس کی گواہی اس دور کی پوری تاریخ دیتی ہے۔

حجاز مقدس سے شریف حسین کی امارت ختم کرنے کیلئے انگریزوں نے نجد کے سرکش قبیلہ آلِ سعود کو تاکا اور کرنل لارنس کے بنائے ہوئے منصوبہ کے تحت انہیں بھرپور مدد دیکر اپنی نگرانی میں سلطان عبد العزیز کو ۱۹۲۵ء میں حرمین شریفین پر قابض کیا۔

سعودی ریال کے زیر سایہ پل کر کر تحفظ حرمین کی دہائی دینے والے علماء شاید ان دلدوز واقعات کو فراموش کر بیٹھے ہیں جب حرم شریف کے اندر آلِ سعود کی بندوقوں کی گولیاں کھا کر ترک نوجوان شہید ہو رہے تھے مگر اس پاک سرزمین کے احترام میں کوئی جوابی کارروائی نہ کرنے کی گویا انہوں نے قسم کھا رکھی تھی اور جب ان سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے ہاتھ میں بندوقیں ہیں۔ اس کے باوجود بے بسی کے ساتھ گولیاں کھا کر کیوں شہید ہو رہے ہیں؟ تو ایک ترک مرد مومن نے جواب دیا کہ گولیاں کھا کر مرجانا ہم پسند کرتے ہیں مگر حرم محترم کے تقدس پر کسی قیمت پر ہم آنچ نہیں آنے دیں گے۔

حدودِ حرم کے اندر جب آلِ سعود کا یہ حال تھا تو اس سے باہر انہوں نے قتل وغارت گری اور سفاکی و درندگی کے کیسے کیسے ہولناک کارنامے انجام دیئے ہوں گے؟

اس طرح بیسویں صدی کے ربع اوّل میں انگریزوں کے ظل عاطفت میں آلِ سعود نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا۔ جبکہ آلِ سعود کے تسلط کو حجازیوں نے نہ اس وقت دل سے تسلیم کیا اور نہ آج وہ اسے دل سے تسلیم کرنے کو تیار ہیں اور کسی شخص کو اس حقیقت سے انکار ہے تو وہ حرمین شریفین میں اس سلسلے میں استصواب رائے کر کے خود صورتحال کی تحقیق کر سکتا ہے۔

اور اب بیسویں صدی کے ربع آخر میں آلِ سعود نے امریکی سامراج کا دامن تھاما ہے، تاکہ عالمِ اسلام کے ہاتھوں اپنا دامن تار تار ہونے سے بچایا جاسکے۔

حجاز پر صلیبی و صیہونی حملہ

اس وقت ریاض، دمام، ظہران جو علاقہ نجد میں واقع اور حرمین شریفین سے تقریباً ایک ہزار کلو میٹر دور ہیں، وہاں لگ بھگ ڈھائی لاکھ مسلح امریکی فوج جن کی تعداد پانچ لاکھ ہے، موجود ہیں جن میں بعض ذرائع کے مطابق پچاس ہزار سے زیادہ اسرائیلی فوج ریگستانی ٹریننگ کی خدمت پر مامور ہیں۔

ایک معمولی آدمی بھی اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ یہ ڈھائی لاکھ امریکی فوجیں اس وقت سعودی عرب پر ممکنہ عراقی حملہ کے دفاع کیلئے نہیں ہیں بلکہ سعودی عرب کی سرزمین سے عراق پر حملہ کرنے کیلئے تیار کھڑی ہیں۔

اور امریکہ نے اپنے شکنجہ میں سعودی عرب کو اس طرح جکڑ رکھا ہے کہ عالمِ اسلام کی ناراضگی کے باوجود وہ اپنے آقا امریکہ سے اس درخواست کی جرأت نہیں کر پا رہا ہے کہ اس سے صاف صاف کہہ دے کہ اب آپ یہاں سے واپس تشریف لے جائیں کیونکہ ہم عالمِ اسلام سے فوجی امداد طلب کر کے خود اپنے دفاع کا انتظام کر رہے ہیں؟ حالات کے تیور بتا رہے ہیں کہ سعودیہ کیلئے ایسا کوئی قدم اُٹھانا اب ممکن نہیں رہ گیا ہے۔

ساری دُنیا کے سیاسی و صحافتی حلقے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ "عظیم تر اسرائیل" کے خفیہ نقشے میں "خیبر" اور "مدینہ" بھی ایک مدت سے شامل کئے جا چکے ہیں اور اخباری اطلاعات کے مطابق جب سعودی دعوت پر امریکی فوج میں شامل یہودی فوجیوں نے سرزمین سعودیہ میں قدم رکھا تو سب سے پہلے سجدۂ شکر ادا کیا۔

اسلام کی ڈیڑھ ہزار سال کی تاریخ میں یہ پہلا حادثہ ہے، جب اس بات کے مواقع یہودیوں کو میسر آئے ہیں کہ وہ براہِ راست جنگی نقطہ نظر سے ان مقاماتِ مقدسہ کے قریب ہو کر اپنے مقاصد کی تکمیل کے امکانی راستے تلاش کر سکیں اور انہیں اپنا دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا ہوا نظر آئے۔ کیا ایسے سنگین خطرات کے باوجود سعودیہ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے مفادات سے بے نیاز ہو کر محض اپنے اقتدار کے تحفظ کیلئے ان فوجیوں کو اماکن متبرکہ و مقاماتِ مقدسہ سے کھیلنے اور ان پر دانت تیز کرنے کے امکانات و ذرائع پیدا کرتا رہے؟

سعودی نجدی نواز علماء

سعودی عرب کے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سے لے کر ہندوستان کے مولانا ابوالحسن علی ندوی و مولانا منت اللہ رحمانی و مولانا اسعد مدنی وغیرہ تک ایک لمبی فہرست ایسے علماء کی ہے جنہوں نے یہ فیصلہ صادر کردیا ہے کہ سعودی عرب کی دعوت پر امریکی فوجیوں کی آمد جائز و درست اور بالکل حق بجانب ہے۔ اس خدمت کیلئے آلِ سعود نے رابطہ عالم اسلامی کو بھی استعمال کیا ہے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اس کے وہ سبھی مراکز و مدارس اور ان کے علماء اس کے جواز کی تصدیق و تائید میں سرگرم نظر آرہے ہیں جو سعودی ریال سے ایک عرصہ سے فیض یاب ہوتے چلے آرہے ہیں۔

ماضی کے اوراق

آلِ سعود نے سرزمین حجاز پر اپنے اقتدار کی بنیاد رکھنے اور مستحکم کرنے کیلئے جن بدعنوانیوں، بے اصولیوں، وعدہ خلافیوں اور سفاکیوں کو روا رکھا ہے، انہیں جاننے کیلئے جب ہم ماضی کے اوراق پلٹتے ہیں تو تاریخ کے صفحات یہ شہادت دیتے ہیں کہ کتاب و سنت کے نام پر آلِ سعود نے اپنی دنیاداری و حکمرانی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے وہ ساری تدابیر اختیار کی ہیں جو کوئی بھی غاصب اور حملہ آور فوج اپنے مفتوحہ علاقے کو زیر کرنے اور اس پر اپنا قبضہ و تسلط جمانے کیلئے جائز اور روا رکھ سکتی ہے۔

تبصرہ و تجزیہ سے آگے بڑھ کر آیئے اور دیکھئے کہ تاریخی حیثیت سے مقاماتِ مقدسہ اور اہلِ حجاز کے ساتھ آلِ سعود نے کیا گھناؤنا سلوک کیا ہے اور اس کا ماضی کتنا داغدار اور قابلِ مذمت رہ چکا ہے۔

طائف

علامہ سیّد ابراہیم الزوادی الرفاعی لکھتے ہیں:۔

سلطان نجد نے طائف پر قبضہ کے بعد ہزاروں مسلمانوں کو تہہ تیغ کر ڈالا۔ ان مقتولین میں بہت سے علمائے کرام مثلاً سیّد عبد اللہ الزوادی مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ، شیخ عبد اللہ ابو الخیر قاضی مکہ، شیخ مراد قاضی طائف، سیّد یوسف الزوادی (جن کی عمر تقریباً اسی سال تھی) شیخ حسن الشیبی، شیخ جعفر الشیبی وغیرہم ہیں۔ انہیں امان دینے کے باوجود ان کے دروازوں پر ہی انہیں ذبح کر ڈالا۔" (ترجمہ از عربی، ص ۳، الاوراق البغدادیہ مطبعۃ النجاح بغداد)

حضرت مولانا عبد الباری فرنگی محلی لکھنوی قدس سرہ (متوفی ۱۹۲۶ء) کی قیادت میں مسلمانانِ ہند نے جمعیۃ خدام الحرمین کے نام سے لکھنؤ میں جو ایک تنظیم قائم کی تھی اس نے دسمبر ۱۹۲۵ء میں نجدی مظالم کی تحقیقات کیلئے ایک وفد بھیجا جس کے یہ ارکان تھے:۔

(۱) سیّد محمد حبیب، مدیر جریدہ سیاست لاہور (۲) مولانا احمد مختار صدیقی میرٹھی

(۳) عبد العزیز تاجر دکن (۴) مولانا فضل اللہ خان، مدیر جریدہ رسالت بمبئی۔

اس وفد نے مظالم طائف کے یہ عینی مشاہدات پیش کئے۔

"ہر شخص یہاں تک کہ خود ابن سعود اور حافظ وہبہ نے بھی تسلیم کیا ہے کہ طائف میں نجدی امان کا وعدہ دیکر داخل ہوئے۔ انہوں نے شہر کو لوٹا۔ مسلمانوں کو امان اللہ و امان راس بن سعود کہہ کر بالا خانوں سے اتروادیا۔ جیسے ہی ان مسکینوں نے دروازے کھولے انہیں گولی ماردی۔ عورتوں کو مجبور کیا کہ مقتول خاوند باپ بھائی اور بیٹوں کی لاشیں خود اٹھا کر باہر پھینکیں۔ جس نے انکار کیا یا صل علی الرسول کہا یا خاف اللہ والرسول کہا وہ خود قتل ہوئی۔ (رپورٹ: جمعیۃ خدام الحرمین)

جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ

خلافت کمیٹی نے اپنا جو وفد بھیجا وہ ان ارکان پر مشتمل تھا:۔

(۱) مولانا عبد الماجد بدایونی (۲) سیّد سلیمان ندوی (۳) مولانا ظفر علی خاں' ایڈیٹر زمیندار لاہور (۴) مولانا محمد عرفان (۵) سیّد خورشید حسن (۶) شعیب قریشی۔

اس وفد نے مسلمانانِ ہند کو یہ اطلاع دی کہ "مکہ میں جنت المعلیٰ کے مزارات شہید کردیئے گئے مولد النبی (جس مکان میں سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی) توڑ دیا گیا ہے۔ (ص ۲۳، رپورٹ خلافت کمیٹی)

شورش کاشمیری' مدیر چٹان لاہور لکھتے ہیں:۔

"جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ کا قدیم ترین لیکن جنت البقیع کے بعد سب سے افضل ترین قبرستان ہے۔ منیٰ کے راستے پر مسجدِ حرام سے ایک میل دور ہے۔ کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشانات مٹادیئے گئے ہیں۔ ہر طرف مٹی کے ڈھیر ہیں۔ چراغ نہ پھول، عجیب ویرانہ ہے۔ جس حصے میں حضرت اسماء، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن مبارک، حضرت امام بن جبیر اور سعید بن مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی قبریں ہیں، وہاں اندر جانے کیلئے ایک دروازہ ہے لیکن وہ قبور پر حاضری کیلئے نہیں بلکہ نئی میتوں کیلئے ہے۔ اور جس حصے میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اوران کے افرادِ خاندان آرام فرما ہیں، وہاں کوئی دروازہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہوگئی ہیں۔ کسی تودہ پر پانی کا چھڑکاؤ نہیں، دھوپ کا چھڑکاؤ ضرور ہے۔ پوری دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی قبرستان بے بسی کی اس حالت میں نہ ہوگا۔" (ص ۱۔۳، شب جائے کہ من بودم، از شورش کاشمیری)

ماہر القادری مدیر فاران کراچی نے ۱۹۵۴ء میں حج سے واپسی کے بعد اپنے سفر نامہ "کاروانِ حجاز" میں لکھا:۔

"جنت المعلیٰ کو دیکھ کر بڑا دکھ ہوا۔ اس میں صحابہ کرام، تابعین عظام اور اکابر اولیاء آسودہ ہیں۔ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کو چھوڑ کر ہر طرف جھاڑ جھنکاڑ، اونٹوں اور ڈنبوں کی مینگنیاں نظر آتی ہیں۔ یہ تو ان نفوسِ قدسیہ کی قبریں ہیں جو ہم سب کے مخدوم اور محسن ہیں۔ عام مسلمانوں کی قبروں کے ساتھ بھی یہ سلوک جائز نہیں۔" (بحوالہ ماہنامہ معارف دار المصنفین، اعظم گڑھ، جون ۱۹۷۸ء)

جنت البقیع مدینہ منورہ

خلافت کمیٹی کے وفد ۱۹۲۶ء نے جنت البقیع مدینہ منورہ کے منہدم مزارات کے بارے میں اس طرح خبر دی تھی:۔

”۲۶/ مئی کو اکبری جہاز ساحل پر لنگر انداز ہوا۔ اس وقت سب سے پہلے جو وحشت ناک اور جگر گداز خبر ہمیں موصول ہوئی' وہ جنت البقیع اور دیگر مقامات کے انہدام کی تھی، لیکن ہم نے اس خبر کے قبول کرنے میں تامل کیا اس لئے کہ سلطان ابن سعود خلافت کمیٹی کے دوسرے وفد کو تحریری وعدہ دے چکے تھے کہ وہ مدینہ منورہ کے مزارات و مآثر کو اپنی اصلی حالت پر رکھیں گے۔ لیکن جدہ پہنچ کر ہم نے سب سے پہلے ایک رُکن حکومت شیخ عبد العزیز عتیقی سے جب اس کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے تصدیق کی۔“ (ص ۸۵، رپورٹ خلافت کمیٹی)

شورش کاشمیری لکھتے ہیں:۔

”جنت البقیع جو خاندانِ رسالت کے دو تہائی افراد کا مدفن ہے، شروع اسلام کے درخشندہ چہروں کی آخری آرام گاہ اور ان گنت شہدائے کرام، صلحائے اُمت اور اکابرین دین کے سفر آخرت کی منزل ہے، ایک اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے“۔ (شب جائے کہ من بودم، از شورش کاشمیری)

مدینہ طیبہ کے منہدم مزارات

وفد خلافت کمیٹی نے مدینہ طیبہ کے منہدم مزاراتِ مبارکہ کی جو تفصیلات درج کی ہیں۔ ان کی ایک مختصر فہرست دل پر ہاتھ رکھ کر ملاحظہ فرمائیں:۔

الف: مزارات شہزادیان خاندان نبوت:

بنتِ رسول حضرت سیّدہ فاطمہ، بنتِ رسول حضرت اُمّ کلثوم ، بنتِ رسول حضرت زینب ، بنتِ رسول حضرت رُقیہ، حضرت فاطمہ صغریٰ بنتِ حضرت امام حسین شہیدِ کربلا۔

ب: مزارات ازواجِ مطہرات:

حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت زینب، حضرت حفصہ وغیرہ، کل (۹) نو ازواجِ مطہرات کے مزارات۔

ج: مزارات مشاہیر اہل بیت:

حضرت امام حسن مجتبیٰ، سر مبارک حضرت امام حسین شہیدِ کربلا، حضرت امام زین العابدین، جگر گوشہ رسول حضرت ابراہیم، عم النبی حضرت عباس، حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام محمد باقر۔

د: مزارات مشاہیر وصحابہ وتابعین:

حضرت عثمان غنی، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت امام مالک، حضرت امام نافع۔ (ص ۸۰ تا ۸۹، رپورٹ خلافت کمیٹی)

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

یہ جنت البقیع میں موجود صحابہ کرام اور اہل بیت کے قدیم مزارات کی تصاویر ہیں،

جنہیں سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا۔

یہ جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قدیم مزارات کی تصویریں ہیں،
جنہیں اب سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا ہے۔

جنت المعلیٰ میں سعودی نجدی حکومت کی جانب سے مسماری کے بعد
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کی موجودہ تصویر۔

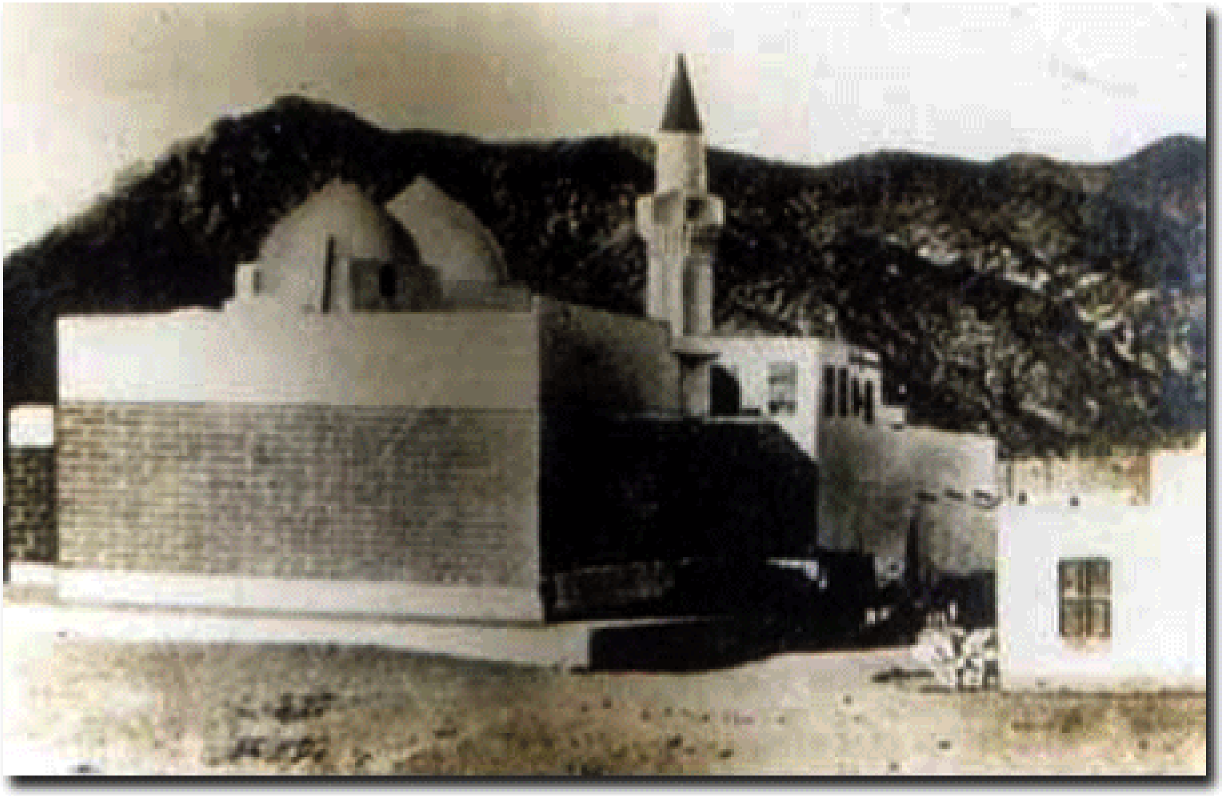

مدینہ منورہ۔ میدانِ اُحد میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات کی قدیم تصاویر، جنہیں سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا۔

مدینہ منورہ۔ میدانِ اُحد میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات کی موجودہ تصاویر۔

مکۃ المکرمہ۔ مقام ابوہ پر موجود حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کی تصویر،
جس کو سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر کے اس پر کوڑا کرکٹ پھینک کر اس کی بے حرمتی کی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت گاہ کا بیرونی منظر، جسے سعودی نجدی حکومت نے لائبریری میں تبدیل کر دیا،
اور اندر جانے پر پابندی عائد کر دی، سعودی نجدی حکومت کا پروگرام تھا کہ اس کو مسمار کر کے یہاں پر پارکنگ قائم کی جائے،
مگر عالمِ اسلام کے شدید احتجاج کے بعد سعودی نجدی حکومت نے یہ پروگرام منسوخ کر دیا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت گاہ کا اندرونی منظر جہاں کچھ عرصے قبل زائرین آتے تھے اور صلوٰۃ وسلام پیش کرتے تھے،
تصویر میں عرب کے کچھ لوگ ہاتھ باندھ کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے نظر آ رہے ہیں۔

یہ اہل بیت اطہار کے مزارات ہیں، جنہیں سعودی نجدی حکومت نے مسمار کر دیا ہے۔

سعودی نجدی حکومت کا کارنامہ

سنہری جالیوں سے یا محمد ﷺ کو مٹایا گیا

الاستفتاء:۔ فتویٰ: مفتی سیّد اکبر الحق شاہ رضوی صاحب

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اہل سعودیہ عربیہ نے روضہ منورہ کی جالیوں سے لفظ "یا محمد ﷺ" ہٹادیا ہے اور بجائے اس کے "یا مجید" لکھ دیا ہے آیا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں اور نیز عدم جواز کی وجہ کیا ہے؟

السائل مولانا محمد الطاف قادری رضوی زید علمہ

الجواب:۔

دولت سعودیہ عربیہ کی جانب سے گاہے بگاہے اشتعال انگیز اُمور صادر ہو رہے ہیں جن سے نہ صرف اہل پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کُل کا کل سراپا احتجاج بن جاتا ہے مگر نہ جانے کیوں اس دولت اور مملکت کے کان پر جوں نہیں رینگتی اور وہ کیوں بمقابلہ قرآن و سنت اپنی من مانی خواہشات کے پیرو ہوئے ہیں۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے انہیں عقل سلیم اور فہیم مستقیم عطا فرمائے۔ آمین

ان جملہ دِل خراش اور جاں سوز اُمور میں سے ایک اُمر یہ بھی ہے جو فتوے میں ذکر کیا گیا ہے کہ آقائے کائنات ارضی و سماوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اسم گرامی "محمّد" کو سعودی حکومت نے ۱۹۲۵ء میں سنہری جالیوں سے مٹایا ہے اور اس گناہ کو چھپانے کیلئے اسی طرز پر "مجید" لکھوا کر اپنے فریبی ہونے پر مہر لگادی ہے۔ کاش کہ اس مسجد میں کسی اور جگہ تمام اسماء حسنیٰ لکھ دیئے جاتے تو بہت ثواب پاتے اور یہ نہ کرنا پڑتا کہ مجید جل جلالہ خود جس کا نام بلند فرمارہا ہے، اسی کے نام کو کاٹتے۔

بات اس بارے میں نہیں کرنی ہے کہ اسم باری جل جلالہ لکھا گیا ہے کیونکہ اس کائنات ارضی و سماوی میں ہی ایک قادرِ مطلق جل جلالہ کا نور ہے اور اس کے نام سے دِلوں کو سرور ہے اور اس ہی کے ذکر سے ہر غم کافور ہے اور ہر بلا دُور ہے۔ ہاں! ہمیں اس سلسلے کو ضرور اور لازماً اپنا عندیہ دینا ہے کہ نام والاشان وذی احترام مٹایا کیوں ہے؟ جن کے ذِکر کو خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ نے اپنا ذکر قرار دیا ہے اور جن کی شانِ عظمت نشان میں آیت وارِد ہے:۔

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ (پ ۳۰۔ سورۃ الشرح: ۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

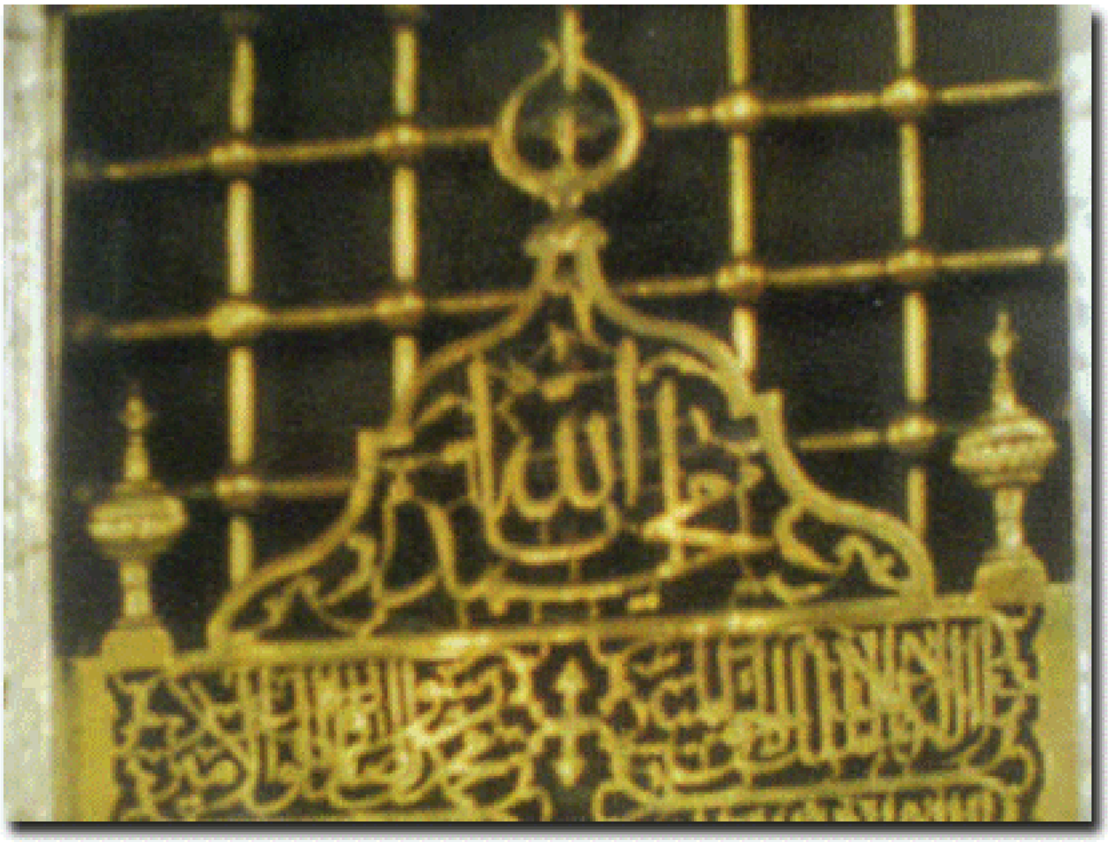

سنہری جالیوں کی قدیم تصویر ۔ جس میں "یا اللہ" "یا محمد ﷺ" لکھا ہے۔

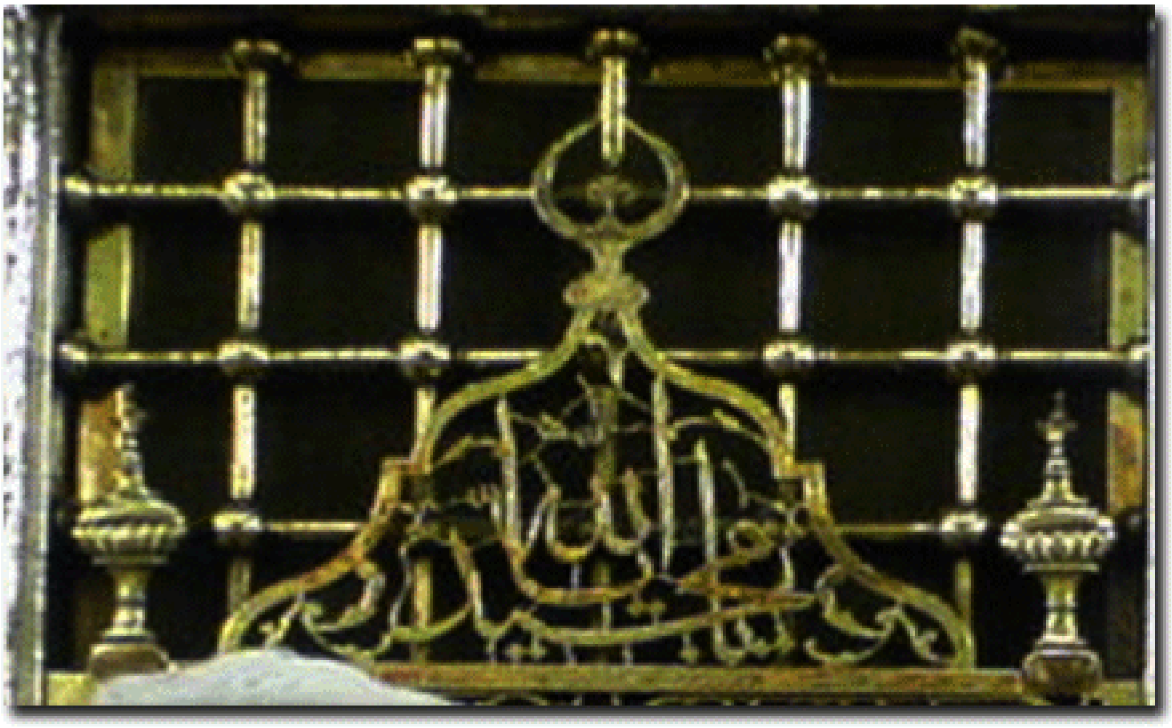

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی "محمّد" کو سعودی حکومت نے 1925ء میں سنہری جالیوں سے مٹایا ہے اور اس گناہ کو چھپانے کیلئے اسی طرز پر "مجید" لکھوا کر اپنے فریبی ہونے پر مہر لگادی ہے۔ جس کا واضح ثبوت قدیم اور موجودہ تصویریں ہیں۔

❖ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی سے مراد یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے۔

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں تکبیر میں تشہد میں، ممبروں پر خطبوں میں آپ کا ذکر ہو۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رِسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بیکار ہے۔ وہ کافر ہی رہے گا۔

❖ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دُنیا اور آخرت میں بلند کیا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ (خزائن العرفان)

❖ اور حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ عرش کے پائے، سات آسمانوں، جنّت کے محلات، بالا خانوں، حوروں کے سینوں، جنت کے درختوں اور درختوں کے پتوں، سدرۃ المنتہیٰ اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان "محمّد ﷺ" لکھا ہوا ہے۔

ذرا غور تو فرمائیں! کس قدر برکات و ثمرات ہیں نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تو جو ان کے نام کو مٹانا چاہتا ہے، وہ یقیناً اس ذات کو ناخوش کرنا چاہتا ہے جس نے اس نام کو اس قدر بزرگی اور رِفعت عطا فرمائی ہے۔ اب ذرا قرآنِ پاک کا مطالعہ بھی فرمائیں جس میں جابجا آپ کا ذکر موجود ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ اچھا ہے کہ بکثرت موجود ہے جبھی تو عالمِ اسلام کی مقتدر اور عظیم ہستی اور برصغیر میں علماء کو علمِ حدیث سے فیض یاب کرنے والی ذات محقق علی الاطلاق سیّدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سلسلے میں کچھ اس طرح اپنی گراں قدر رائے سے نوازا ہے کہ میں نے چاہا کہ وہ آیات جو خاص ذکر شریف میں وارِد ہیں' ان کو جمع کردوں تاکہ اہلِ اسلام کو آسانی ہو (یہ ان کی رائے من و عن تو نہیں ہے البتہ جسے لبِ لباب کہتے ہیں وہ ضرور ہے) آگے فرماتے ہیں کہ پھر جب میں نے سورۂ فاتحہ سے والناس تک کا مطالعہ کیا تو یہ راز آشکار ہوا کہ مکمل قرآنِ پاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر سے پُر ہے۔ (ماثبت من السنۃ)

اب آیئے آپ نے جہاں ان عظیم محدثین اور دیگر علماء کرام کی آراء کو ملاحظہ فرمایا ہے وہاں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک سے محبت کرنا بھی چشمِ تصوّر میں لائیں۔ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انگوٹھی دی کہ اس پر لفظ "لا الٰہ الا اللہ" لکھوا کر لے آؤ۔

عقل تو اس منطق کو خوب اچھی طرح سمجھتی ہے مگر دینِ اسلام سے مکمل آگاہی اور اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی رفعِ ذکر کی آیات کو صحابہ کرام خوب سمجھتے تھے لہٰذا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی کیا جو اللہ تعالیٰ کو پسند اور جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا تھی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی کندہ کرایا۔

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ایسی زباں خدا نہ کرے

اور بارگاہِ نبوی میں وہ انگوٹھی پیش کی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس انگوٹھی پر تین نام نقش ہیں کہ میں نے فقط ایک نام اللہ نقش کرانے کیلئے کہا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ ابو بکر کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ آپ کا نام نہ ہو اور صرف خدا کا نام ہو۔

اے سعودیو! غور یہ کرو کہ صدیقی فکر کیا ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ذاتِ پاک ہیں جن کا مقام و مرتبہ انبیاء و رُسل کے بعد مقرب بندوں میں سے افضل ہے۔ ان کا طرزِ عمل تو یہ ہے کہ اللہ بھی لکھوایا اور محمد بھی لکھوایا مگر یہ سعودی ہیں کہ سراسر ان عظیم صحابیِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمل کی خلاف ورزی پر کمربستہ ہیں اور یاد رکھو!

ذکرِ خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
وَاللہ وہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

سعودی نجدیوں کے دلوں میں نعتِ پاک کے متعلق عداوت

روزنامہ

امن

کراچی

جلد نمبر ۱۴ | پیر ۱۵ ر جمادی الاول ۱۴۰۶ھ ۲۷ ر جنوری ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۲۳۱

سعودی حکام نے حاجیوں کی کتاب میں سے نعتیں پھاڑ کر زمین پر پھینک دیں

اخلاق سوز فلموں کی نمائش پر سخت سزا ملے گی۔ بجلی کی پیداوار بڑھانے کی کوشش جاری ہے۔ قومی اسمبلی میں وقفۂ سوالات

اسلام آباد ۲۶ جنوری (اے پی پی) وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور جناب مقبول احمد خان نے آج قومی اسمبلی کو وقفۂ سوالات کے دوران بتایا کہ حکومت پاکستان نے وزارت خارجہ کی معرفت سعودی حکومت سے کتاب کے بارے میں دریافت کیا تھا جو عازمین حج سعودی عرب لے گئے تھے گزشتہ حج کانفرنس میں یہ بات حکومت کے علم میں لائی گئی تھی کہ سعودی حکام نے اس کتاب کے کچھ اوراق پھاڑ کر زمین کے ساتھ پھینک دیئے تھے

بھی اس مسئلہ پر غور کیا گیا تھا۔ مولانا شاہ تراب الحق نے دریافت کیا تھا کہ اس کتاب کے جز منتخب نعتیں شائع کی گئی تھیں جنہیں پھاڑ کر زمین پر پھینک دیا گیا تھا کیا حکومت نے اس بارے میں سعودی حکومت سے بات کی ہے۔ جناب مقبول احمد خان نے کہا کہ حاجیوں نے واپسی کی بجائے سعودی عرب ہی روزگار تلاش کرنے کی کوشش کی یہ لوگ گرفتار کر کے واپس بھیج دیئے گئے اور پاکستان کی ... اس تجویز سے اتفاق کیا کہ آئندہ ایسے حاجیوں کے نام شائع

کئے جائیں تاکہ لوگوں کو ان کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو۔ جناب مقبول احمد نے کہا کہ گزشتہ حج کے موقع پر ۱۱۹ عازمین حج لاپتہ ہوئے اور ۹ حاجی واپس نہیں گئے ... حکومت اسلامی نظریاتی کونسل دوبارہ تشکیل ... توقع ہے کہ صدر جنرل ضیاء الحق جلد ہی اس بارے میں فیصلہ کریں گے۔

خبر اخلاق ...

(باقی صفحہ ۱۲ کالم ۷ پر)

مواجہ اقدس پر ہاتھ اٹھانے کو حرام کہنے والے یہ کیا کر رہے ہیں؟

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED صبح کا مقبول اور مکمل اخبار

Daily RIASAT Karachi

روزنامہ ریاست کراچی

چیف ایڈیٹر: الیاس شاکر

جلد 7 | ہفتہ 29 جمادی الثانی 1426ھ 6 اگست 2005 | شمارہ 166

ریاض میں نماز جمعہ کے بعد لوگ سعودی عرب کے سابق فرمانروا مرحوم شاہ فہد بن عبدالعزیز کی قبر پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

[سوال]

ریاست اخبار کے تراشے میں سعودی اپنے سابق فرمانروا شاہ فہد کی قبر پر ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں۔ یہ وہی سعودی ہیں جو مدینہ پاک میں مواجہ اقدس (سنہری جالیوں) کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ خود سابق فرمانروا شاہ فہد جو کہ شریعت کے احکامات پر عمل بھی نہیں کرتا تھا۔ اس کی قبر پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔

کیا یہ شرک نہیں؟

سعودی ولی عہد کا بش کے نام محبت بھرا خط

Daily UMMAT Karachi

روزنامہ امت کراچی

روزنامہ "امت" کراچی (5) جمعرات 24 جون 2004ء

سعودی ولی عہد کا بش کے نام محبت بھرا خط

بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے (القرآن)

کراچی

روزنامہ

اسلام

جلد 4 شمارہ 115 اتوار 26 رجب 1425ھ مطابق 12 ستمبر 2004ء قیمت 7 روپے

11 ستمبر کے بعد امریکہ سے تعلقات زیادہ مضبوط ہوئے، سعودیہ

پچھلے صفحہ پر جو مضمون اُمت اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں سعودی ولی عہد شہزادہ عبد اللہ کا محبت بھرا خط تحریر ہے۔ اس خط میں جارج بش کو پیارے دوست سے مخاطب کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد اور بش کی بیوی اور والدین کو پُر خلوص جذبات کے ساتھ یاد کیا۔

سب سے افسوس کی بات اس خط میں یہ تحریر تھی کہ صدر بش کو صدر صدام اور عراق کو برباد کرنے کیلئے سعودی ولی عہد نے ایک ارب ڈالر تک خرچ کرنے کا یقین دلایا۔

دوسری سرخی دیوبندیوں کے نمائندہ اخبار "اسلام" کی ہے جس میں سعودی حکومت بہت مسرت کا اظہار کر رہی ہے کہ گیارہ ستمبر کے بعد سعودی عرب کے امریکہ کے ساتھ تعلقات بہت زیادہ مضبوط ہوئے اور باہمی تعلقات سے دونوں ممالک بہت مطمئن ہیں۔

[سوال]

سعودی حکومت جواب دے کیا یہ اسلام اور مسلمانوں سے وفاداری ہے؟

وهب السلطان ما لا يملك!

هكذا اعطى عبد العزيز ال سعود فلسطين

نرفق لكم نص الوثيقة التي وقع عليها عبدالعزيز ال سعود باعطاء فلسطين للعدو الصهيوني والتي نشرتها مجلة الحرس السعودية المعارضة واصدرها تجمع علماء الحجاز في ٢١ / تموز / ١٩٩١ وفي ما يلي نص الوثيقة

بسم الله الرحمن الرحيم

انا السلطان عبدالعزيز بن عبدالرحمن السعود اقر واعترف الف مرة للسير برسي كوكس مندوب بريطانيا العظمى لا مانع عندي من ان اعطي فلسطين للمساكين اليهود او غيرهم وكما تراه بريطانيا التي لا اخرج عن رأيها حتى تصيح الساعة

(شاہ عبدالعزیز آلِ سعود کی فلسطین، یہودیوں کے حوالے کرنے کی تحریر کا عکس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أنا السلطان عبد العزيز بن عبد الرحمٰن آل فيصل آل سعود، أقرّ وأعترف ألف مرّة للسير برسى كوكس مندوب بريطانيه العظمى لا مانع عندى من اعطاء فلسطين لليهود أوغيرهم كما تراه بريطانيا التى لا أخرج عن رأيها حتى تصيح الساعة۔

[ترجمہ]

یہود سے متعلق اپنے حسن نیت کو برطانوی جاسوسی ادارہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے جان فلبی کے حکم و ہدایت پر عبد العزیز آلِ سعود نے یہ تحریر دی تھی۔ العقیر منطقہ الاحساء میں ۱۹۱۵ء میں جو ایک سازشی میٹنگ ہوئی تھی اس کی یہ تحریر شہادت ہے، جس کا ترجمہ حسبِ ذیل ہے:۔

"میں سلطان عبد العزیز بن عبد الرحمٰن آلِ فیصل آلِ سعود برطانیہ عظمٰی کے مندوب للسیر برسی کوکس کیلئے ایک ہزار مرتبہ اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہوں کہ فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں یا برطانیہ اس فلسطین کو جسے چاہے دے دے۔ میں برطانیہ کی رائے سے صبح قیامت تک اختلاف و انحراف نہیں کر سکتا۔"

تاریخی اسلامی مساجد کا انہدام

مساجد کی بے حرمتی اور ان کی پامالی کے جاں گداز حادثات اس وفد خلافت کی زبانی سنئے:۔

"اس سے بھی زیادہ افسوسناک چیز یہ ہے کہ مکہ معظمہ کی طرح مدینہ منورہ کی بعض مساجد بھی نہ بچ سکیں اور مزارات کے قبوں کی طرح یہ مساجد بھی توڑدی گئیں۔"

مدینہ منورہ میں منہدم مساجد کی تفصیل یہ ہے

- مسجد فاطمہ متصل مسجد قبا
- مسجد ثنایا (جہاں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے)
- مسجد منارتین
- مسجد مائدہ (جہاں سورۂ مائدہ نازل ہوئی تھی)
- مسجد اجابہ۔ (ص۸۸، رپورٹ خلافت کمیٹی)

گنبد خضرا کا قیامت آشوب منصوبہ

آلِ سعود کے مذہبی سرپرست شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں شیخ احمد بن علی بصری شافعی لکھتے ہیں:۔

"اس کا کہنا تھا کہ اگر مجھے حجرۂ رسول (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر قبضہ و تصرف کا موقع ملے تو اسے ڈھادوں گا۔"

(عربی سے ترجمہ فصل الخطاب مطبوعہ ترکی)

نجد و حجاز سے متعلق سیّد محمد رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار مصر نے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳ پر آلِ سعود اور گنبدِ خضراء سے تعلق سے عربی میں لکھی گئی عبارت کا ترجمہ یہ ہے:۔

"کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ انہوں نے (اہلِ نجد نے) حرم نبوی کے قبہ کے اوپر سے سونے کا ہلال اور کرہ اُتار لیا تھا اور وہ قبہ بھی گرانا چاہتے تھے لیکن ان کے کارکنوں میں سے ہلال اور کرہ اُتارنے کیلئے اوپر چڑھنے والے دو آدمی نیچے گر کر مر گئے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے قبہ کو ڈھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔"

ابھی چند سال پیشتر کی بات ہے کہ جب سعد الحسین کی اس تجویز کا دُنیا کو علم ہوا کہ گنبدِ خضراء کو توسیع مسجدِ نبوی کے موقع پر ڈھا دیا جائے یا مسجدِ نبوی کی تعمیر ہونے والی بلند و بالا عمارات کے حصار میں لے کر اسے چھپا دیا جائے تو ہند و پاک، بنگلہ دیش، افغانستان، ایران، ترکی، برطانیہ، عراق، شام، مصر، مراکش وغیرہ کے ہزاروں علماء کرام اور جمہور اُمتِ مسلمہ نے اس قیامت آشوب تجویز کے خلاف عالمی پیمانے پر احتجاجات کئے۔ اپنے اپنے ملک میں سعودی سفیروں سے ملاقاتیں کیں اور زبردست غم و غصہ کا اظہار کیا حتیٰ کہ ترکی پارلیمنٹ نے اس تجویز کے خلاف ایک قرارداد پاس کر کے مسلمانانِ عالم کے جذبات کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ لیکن شاہ خالد بن عبد العزیز جو اس وقت حکمراں تھے، ان کی حکومت نے سعد الحسین کو کوئی سزا دے کر جیل خانہ تک پہنچایا نہ ہی ہفت روزہ الدعوۃ ریاض، سعودی عربی (جس میں یہ تجویز چھپی تھی اس) پر کوئی مقدمہ چلایا گیا۔

شورش کاشمیری اپنے جذبات و تاثرات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:۔

"سعودی عرب نے عہدِ رسالت کے آثار، صحابہ کرام کے مظاہر اور اہل بیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہئے تھیں، وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں۔ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں۔ لوگ بتاتے ہیں اور ہم مان لیتے ہیں۔ حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا رکھنا بدعت ہے۔ عقیدۂ توحید کے منافی ہے۔ سنت رسول اللہ کے خلاف ہے، لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی نہیں پورے حجاز میں ہے بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے، کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟" (ص ۲۲، شب جائے کہ من بودم، از شورش کاشمیری)

آخر خانہ کعبہ اور مسجد نبوی بھی تو آثار ہیں؟ صفا و مروہ بھی تو شعائر اللہ ہیں؟ مزدلفہ کیوں جاتے ہیں؟ منیٰ کیوں پہنچتے ہیں؟ عرفات کیا ہے؟ جمرۃ العقبیٰ، جمرۃ الوسطی اور جمرۃ الاولیٰ کیا ہیں؟ آثار ہیں۔ جو رسمیں وہاں کی جاتی ہیں مظاہر ہیں۔ انہیں عقیدہ کی بناء پر محفوظ کیا گیا۔ تو یہ عقیدہ جس کی معرفت ہم تک پہنچا اور جس نے یہ ملت تیار کی۔ اس عالی شان پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مولد و مسکن، اس کی دعوت کے مراکز و منازل اور نزولِ وحی کے محور و مہبط کیوں نہ محفوظ کئے جائیں؟ اس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے انسانوں کی یادگاریں کیوں نہ باقی رہیں؟

یہ سب یادگاریں ان انسانوں کی ہیں جو تاریخ کے دھار کو ابد الآباد تک کیلئے موڑ کر زندۂ جاوید ہو گئے۔ جن کا نام اور کام صبح قیامت کیلئے زندہ رہے گا۔ جن کیلئے تمام عزتیں ہیں، جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت تھے۔ وجدان جنہیں عشق کی آنکھوں سے اب بھی چلتے پھرتے دیکھتا ہے۔ ان کے آثار محفوظ نہ رہیں تو پھر کون سی چیز محفوظ رکھی جائے گی؟ (ص ۷۰، ایضاً)

عربوں کو جس تاریخ پر ناز ہے بلکہ جس تاریخ نے انہیں شرف بخشا وہ کعبۃ اللہ اور حرم نبوی ہیں یا پھر یہ مقام جنہیں غزوات نبی نے دوام بخشا اور کفار مکہ ڈھیر ہو گئے۔ تاریخ کے یہ پڑاؤ اس طرح نہیں رہنے چاہئیں کہ علم کے اس زمانے میں مٹ جائیں۔

آخر عرب شہزادے یورپ میں گھومتے پھرتے ہیں اور وہاں یہ کیا نہیں کرتے؟ اور کیا نہیں لاتے؟ وہاں نہیں دیکھتے کہ فرانس نے اپنے بادشاہوں کی قتل گاہیں تک محفوظ کی ہوئی ہیں۔ روما نے وہ تماشا گاہ محفوظ کرلی ہے، جہاں شاہان روم وحشت کے دور میں درندوں سے انسانوں کی چیر پھاڑ کا تماشا دیکھا کرتے تھے۔ برلن میں روس نے اپنی فتح کی عظیم الشان یادگاریں قائم کی ہیں۔ انگلستان قدامت کا گھر ہے وہ اپنے شاہوں کی پرانی یادگاریں سینے سے لگائے بیٹھا ہے۔ شاہ کا محل اور وزیر اعظم کا مکان نہیں بدلا کہ اس کی پرانی تاریخ ہے جو ماضی کو حال سے ملاتی ہے۔ کیا یہ چیزیں عبادت گاہ بن گئی ہیں؟ جب ان لوگوں نے جو قرآن کے نزدیک گمراہ و معتوب ہیں۔ اپنے تاریخی سرمایہ کو عبادت گاہ نہیں بنایا تو مسلمان جن کی تربیت توحید و رسالت کی آب و ہوا میں ہوئی ہے۔ وہ ان آثارِ قدیمہ کو کیسے عبادت گاہ بنالیں گے؟ جہاں بیت اللہ اور گنبدِ خضرا ہوں وہاں اور کون سی جگہ جبین نیاز کی سجدہ گاہ ہوگی؟"

آلِ سعود کے اندر اتنی تخریبی قوت کہاں سے پیدا ہوئی کہ اس نے حجاز مقدس کے مسلمانوں اور ان کے آثار مبارکہ کو تہہ وبالا کردیا۔ اس کی نشاندہی تاریخ کے اوراق سے اس طرح ہوتی ہیں:۔

معاہدۂ شیخ نجدی و آلِ سعود

مذہبی گمراہیوں کی ایک جماعت قرامطہ تھی جس نے ۹۳۰ھ میں مکہ مکرمہ پر قبضہ کرلیا تھا اور وہاں سے حجر اسود اٹھا کر لے گئے جسے بائیس سال کے بعد واپس کیا۔ تحریکِ وہابیت کے بانی و داعی شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے سب سے پہلے اسی جماعت کی باقی ماندہ نسل کا سہارا لیا۔ اس کے بعد ایک حیرت انگیز انکشاف غیر مقلدین ہند کے معتمد اور مشہور عالم و فاضل و محقق و مورخ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی زبانی سنئے:۔

"جب محمد بن عبد الوہاب نے وہابی مشن ظاہر کیا اور قرامطہ اس سے دور ہونے لگے تو اس نے (محمد) بن سعود کے دامن میں پناہ لی۔ (محمد) بن سعود نے اس کی دعوتِ وہابیت کو قبول کیا اور اس کی تائید و حمایت پر کمربستہ ہوگئے۔ محمد بن سعود کو ابن عبد الوہاب نجدی نے یہ فریب دیا اور لالچ دی کہ وہ اسے بلاد نجد کا حکمران بنادے گا۔ یہ واقعہ ۱۷۶۰ء کا ہے اور (محمد) بن سعود کی شادی ابن عبد الوہاب نجدی کی لڑکی سے ہوئی۔" (ص ۳۰۰، التاج المکلل، مطبوعہ ممبئی، عربی سے ترجمہ)

علامہ فہامہ خاتمۃ المحققین امام امین الدین محمد بن عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے کچھ تذکرہ اس واقعہ ہائلہ کا فرمایا۔ ردالمحتار حاشیہ در مختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں:۔

"یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں ہمارے زمانے میں پیروان عبد الوہاب (نجدی) سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین شریفین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں اس وجہ سے انہوں نے اہلسنّت و علمائے اہلسنّت کا قتل مباح (جائز) ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ کریم نے ان کی شوکت توڑدی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں۔

(ردالمحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر، ۳۳۹/۳)

سوال:۔ آپ سعودیوں کو وہابی کیوں کہتے ہیں، وہابی تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے؟

جواب:۔ یہ سوال ہی لاعلمی کی نشانی ہے کہ وہابی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام "وہاب" ہے وہابی نہیں۔ رہا مسئلہ سعودیوں کو وہابی کیوں کہا جاتا ہے تو ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں چونکہ سعودی نجدی عبد الوہاب نجدی کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور عبد الوہاب نجدی کے عقائد و نظریات پر ہیں، اس وجہ سے ہم "وہابی نجدی" کہتے ہیں۔

عبد الوہاب نجدی "نجد" سے برآمد ہوا "نجد" وہ جگہ ہے جس کیلئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا نہیں فرمائی، چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ ہو۔ صحاح ستہ کی مایہ ناز کتاب ترمذی شریف میں یہ حدیث موجود ہے۔

حدیث شریف:۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ہمارے یمن کو بابرکت بنادے۔ (کچھ) لوگوں (نجدیوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ جل جلالہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما۔ الٰہی جل جلالہ! ہمارے یمن کو بابرکت بنادے۔ ان لوگوں نے (پھر) کہا اور ہمارے نجد میں بھی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر ۱۸۸۸، ص ۷۹۱، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ف:۔ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشن گوئی کے مطابق تیرھویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبد الوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ یہ شخص خیالاتِ باطلہ اور عقائدِ فاسدہ کا حامل تھا۔ اس لئے اس نے اہلسنّت و جماعت سے قتل و قتال کیا اور "کتاب التوحید" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں ملتِ اسلامیہ کے ہر شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا۔

عبد الوہاب نجدی کے اس کام کو آگے بڑھاتے ہوئے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کتاب "تقویۃ الایمان" لکھ کر پورے پاکستان میں دیوبندیت کو فروغ دیا۔

سوال:۔ آپ لوگ مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ میں نماز ادا کیوں نہیں کرتے؟

جواب:۔ یہ ہم اہلسنّت و جماعت پر الزام ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ہم نماز مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ میں ادا کرتے ہیں جہاں تک سعودی نجدی امام کا تعلق ہے تو ہم سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ بدعقیدہ ہے جن کے عقائد آپ نے اس سے قبل ملاحظہ فرمائے۔

سوال:۔ حرمین طیبین میں بدعقیدہ امام کیسے آسکتا ہے اور وہاں بدعقیدہ لوگوں کی حکومت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہاں کی حکومت تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؟ لہٰذا سعودی نجدی حق پر ہیں؟

جواب:۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی عطا کا تعلق ہے تو اس کے متعلق ہمارا ایمان ہے، ہر انسان کو ہر شے اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے، سعودی عرب کیا ہر ملک کی حکومت انسان کو اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ حرمین طیبین کی حکومت جس کے پاس ہو، وہ حق پر ہے تو ان لوگوں سے ہمارے کچھ سوالات ہیں:۔

- چودہ سو سال قبل اسی حرمین طیبین پر کفار کی حکومت تھی، کیا (معاذ اللہ) وہ بھی حق پر تھے؟
- اسی حرمین پر چند صدیاں قبل اہل تشیع (شیعہ) فرقے کی بھی حکومت رہی، کیا (معاذ اللہ) وہ بھی حق پر تھے؟

یہ بات بالکل بے معنی ہے کہ حرمین طیبین پر جس کی حکومت ہو گی، وہ حق پر ہوں گے۔

سوال:۔ آپ کے جوابات سے یہ نتیجہ نکلا کہ سعودی نجدی امام کے پیچھے کسی کی نماز نہیں ہوتی لہٰذا دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کی نمازیں برباد ہو گئیں؟

جواب:۔ ہر اس مقتدی کی نماز ایسے بدعقیدہ امام کے پیچھے ناجائز ہے، جس کو امام کے گستاخانہ عقائد کا علم ہو۔ دنیا سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمانوں میں سے بھاری اکثریت ایسی ہے جن کو سعودی امام کی بدعقیدگی کا علم نہیں لہٰذا ان کی نمازیں ہو جائیں گی۔

سوال:۔ جب سعودی نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تو پھر سعودی امام کے پیچھے حج کیسے ادا کرتے ہو؟

جواب:۔ حج کے جو بنیادی ارکان ہیں، وہ دو ہیں: پہلا وقوفِ عرفہ جو کہ حج کا رُکنِ اعظم ہے اور دوسرا طوافِ زیارۃ، یہ دونوں رُکن اجتماعی نہیں بلکہ انفرادی طور پر ادا کئے جاتے ہیں۔

ہمارے اور سعودی نجدی امام کے درمیان واضح فرق

- ہم سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں۔

سعودی نجدی امام بد عقیدہ ہے۔

- ہم حنفی مسلمان ہیں۔

سعودی نجدی اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں مگر عقیدہ، وہابیوں جیسا ہے یعنی باطل عقیدہ ہے۔

- ہمارا عصر کا وقت دھوپ کے ڈھنڈا ہونے کے بعد ہوتا ہے۔

جبکہ سعودی نجدی دھوپ میں ہی عصر کی نماز پڑھتے ہیں جبکہ اس وقت حنفیوں کے نزدیک ظہر کا وقت ہوتا ہے۔

- ہم اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کرتے ہیں۔

جبکہ سعودی نجدی اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ پڑھتے ہیں۔

- ہم نمازِ جنازہ کے اختتام پر دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں۔

جبکہ سعودی نجدی امام نمازِ جنازہ کے اختتام پر ایک طرف سلام پھیرتا ہے۔

- فقہ حنفی میں جس امام کی ایک مشت داڑھی نہ ہو، یعنی داڑھی ایک مٹھی سے گھٹاتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

جبکہ سعودی نجدی امام کی داڑھی خشخشی ہوتی ہے، وہ اس کو ایک مٹھی سے گھٹاتے ہیں۔

- ہم اہلسنّت سنتِ مؤکدہ، فرض رکعتیں اور نفل بھی ادا کرتے ہیں۔

جبکہ سعودی نجدی امام فقط فرض رکعتیں ادا کرتا ہے۔

- ہم اہلسنّت انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی نشانیوں کی تعظیم کرتے ہیں۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام ان نشانیوں کو مٹانے کی کوششیں کرتے ہیں۔

- سعودی امام دورانِ نماز ایک رکن میں بار بار دونوں ہاتھ کا بے دریغ استعمال کرتا ہے۔

جبکہ فقہ حنفی کے نزدیک دورانِ نماز ایک رکن میں تین یا تین سے زائد مرتبہ ہاتھ اُٹھانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

- سعودی نجدی امام سورۃ فاتحہ کے اختتام کے بعد با آواز بلند آمین کہتا ہے۔

جبکہ فقہ حنفی میں آمین اتنی آواز سے کہی جائے کہ آپ کے کان سن لیں بلند آواز سے نہ کہی جائے۔

❖ سعودی نجدی امام ماہِ رمضان میں بیس رکعت تراویح نہیں پڑھتا۔ دو امام دس دس رکعتیں پڑھاتے ہیں۔ ایک امام دس رکعتیں پڑھا کر چلا جاتا ہے پھر دوسرا دس پڑھاتا ہے، تاکہ دنیا بھر کے مسلمان جو بیس رکعتیں پڑھتے ہیں، وہ سوال نہ اُٹھائیں۔

جبکہ ہم اہلسنّت پوری بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔

❖ سعودی نجدی امام وِتر کی ایک رکعت پڑھاتا ہے۔

جبکہ ہم اہلسنّت وِتر کی تین رکعتیں پڑھتے ہیں۔

❖ ہم اہلسنّت نذر و نیاز کے ذریعے بزرگوں کو ایصالِ ثواب کا اہتمام کرتے ہیں۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک نذر و نیاز شرک ہے اور اس کا اہتمام کرنے والے مشرک ہیں۔

❖ ہم اہلسنّت بارہویں شریف، گیارہویں شریف اور دیگر بزرگوں کے ایام مناتے ہیں۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک یہ سب بدعت اور حرام ہے۔

❖ اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب پر آگاہ اور مختارِ کل ہیں۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام نبی کو بے خبر، محتاج اور لاچار کہتا ہے۔

❖ اہلسنّت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام وصحابہ کرام بعد از وصال بھی اپنی قبروں میں حیات ہیں۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک انبیاء اور صحابہ مُردہ اور مٹی ہیں۔

❖ اہلسنّت وجماعت سنہری جالیوں کے سامنے ہاتھوں کو باندھ کر سلام عرض کرتے ہیں۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک یہ طریقہ شرک اور بدعت ہے۔

❖ اہلسنّت وجماعت کے نزدیک بزرگوں کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک وسیلے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

❖ اہلسنّت وجماعت ہر متبرک رات شب میلاد النبی، شبِ برات، شبِ قدر، شبِ معراج وغیرہا کو عبادت کے ساتھ زندہ رکھتے ہیں۔

جبکہ سعودیوں نجدیوں اور سعودی نجدی امام کے نزدیک ان راتوں کو عام راتوں کے برابر سمجھا جاتا ہے۔

❖ قابض سعودی نجدی اور سعودی نجدی امام 'اہلسنّت وجماعت کو مشرک اور بدعتیوں کا گروہ کہتے ہیں۔

جو ہم اہلسنّت کو بدعتی اور مشرک کہے، ہم ان کے پیچھے تو درکنار ایسے گمراہ بے دین اور قابض نجدیوں کے ساتھ بھی نماز پڑھنا گوارا نہیں کرتے۔

سعودی نجدی امام اگر خوش عقیدہ ہے تو جواب دے؟

(سعودی امام اگر خوش عقیدہ ہے اور سعودیوں کے باطل عقائد و نظریات کا حامل نہیں ہے تو ہمارے چند سوالات کا جواب دے۔)

سوال:۔ سعودی نجدی امام نے سعودیوں نجدیوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نشانیوں کو مٹانے سے کیوں نہیں روکا؟

سوال:۔ سعودی نجدی امام نے سعودیوں نجدیوں کو جنت المعلیٰ اور جنت البقیع میں صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کے مزارات پر بہیمانہ طریقے سے بلڈوزر پھیرنے اور بے حرمتی سے کیوں نہیں روکا؟

سوال:۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پُر انوار کو مسمار کرنے اور اس پر کوڑا کرکٹ ڈالے جانے کے خلاف آواز کیوں نہیں اُٹھائی؟

سوال:۔ مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کے امام اگر خوش عقیدہ ہیں تو پھر وہ ہر جمعہ کے خطبے میں باطل گروہ کی حمایت اور اسلامی عقائد کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

سوال:۔ سعودی نجدی امام اگر واقعی حنبلی تو پھر امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا عقیدہ کہاں ہے؟

سوال:۔ وہابی نجدی اگر حنبلی اور مقلد ہیں تو پھر وہ پوری دنیا میں غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کی عبادت گاہوں کو چندہ کیوں دیتے ہیں؟

سوال:۔ مقلدین کی مساجد کو چندہ کیوں نہیں دیتے؟

سوال:۔ سعودی نجدی امام پاکستان کے دورے کے موقع پر اہلحدیث وہابیوں کی دعوت پر کیوں آتے ہیں؟

سوال:۔ سعودی نجدی امام اگر مقلد ہے تو وہ پاکستان میں اہلحدیث، وہابیوں کے جلسے میں کیوں جاتا ہے؟

سوال:۔ ولادت گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لائبریری میں جب تبدیل کیا گیا تو اس وقت سے اب تک سعودی امام خاموش کیوں؟

سوال:۔ ولادت گاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسمار کر کے پارکنگ بنانے کی تجویز پیش کی گئی تو اس وقت سعودی امام نے اس ناپاک تجویز کی مخالفت کیوں نہیں کی؟

سوال:۔ جو مسلمان حق اور سچ بولنے سے باز رہے، یا باطل کو زبان سے نہ روکے تو ایسے شخص کو حدیث شریف میں گونگا شیطان فرمایا گیا، کیا سعودی امام گونگا شیطان ہے؟